عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN
جلد: ۳۴ | ۴ تا ۱۰ رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳ تا ۳۰ اپریل ۲۰۱۵ء | شمارہ: ۱۶

صلی اللہ علیہ وسلم
آنحضرت کا سراپا

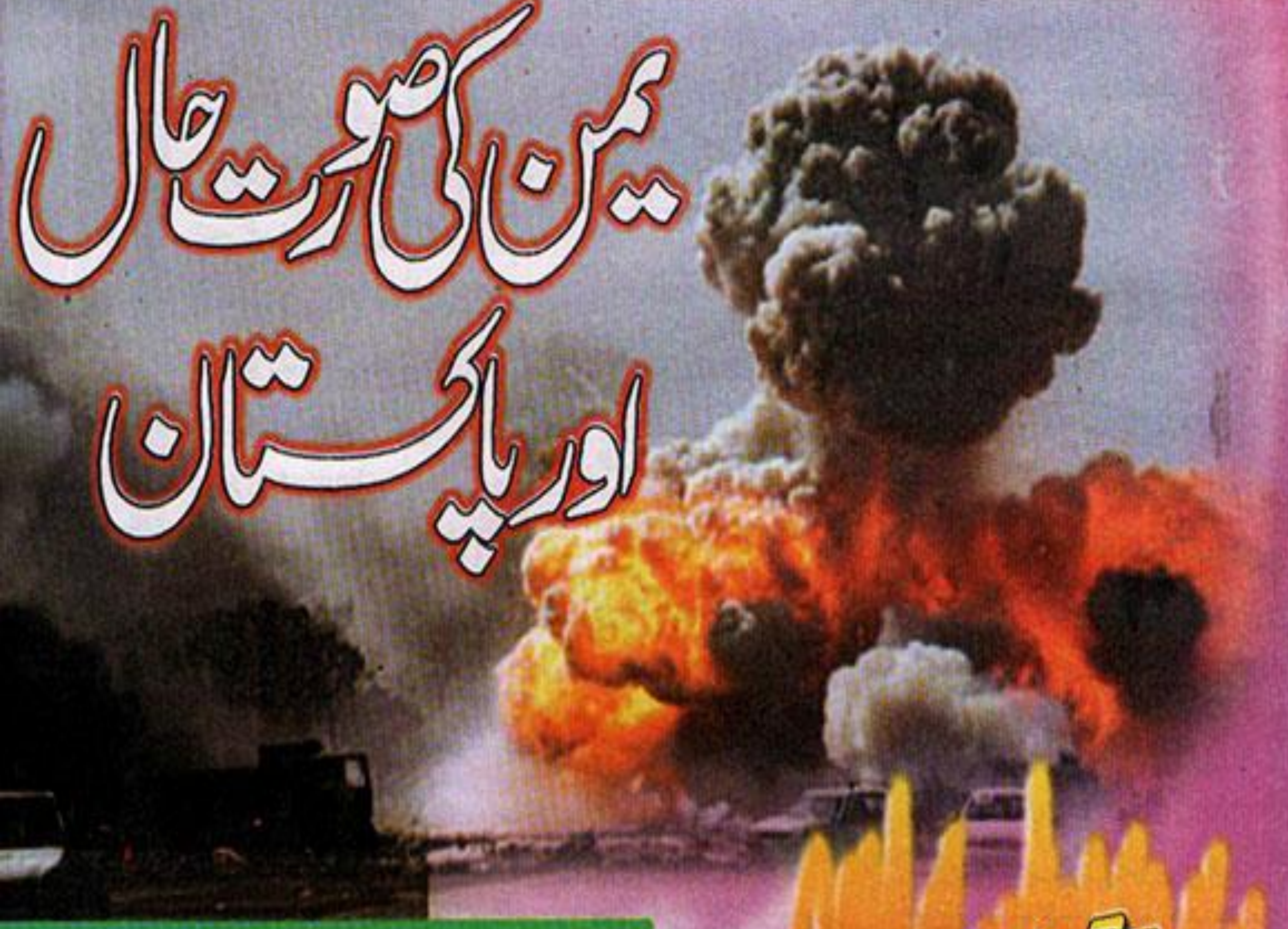

یمن کی صورت حال اور پاکستان

قتلِ ناحق خودکشی اور سزائے موت

نوجوان نسل کا بگاڑ
ذمہ دار کون؟

Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

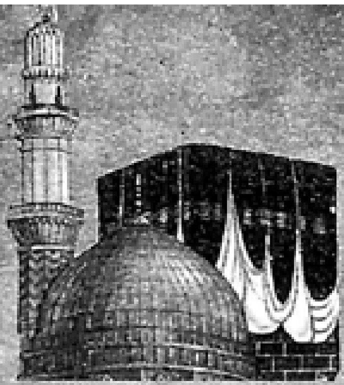

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

مرحوم کے ترکہ میں سے قرض کی ادائیگی

بیوہ محمد طیب خان مرحوم

س:...... میرے شوہر کی زندگی میں میرے بیٹے نے گھر میں کچھ کام کرایا تھا، جو کہ ڈھائی لاکھ کا خرچہ ہوا تھا۔ میرے شوہر اس وقت زندہ تھے، بیٹے نے اپنے ڈھائی لاکھ روپے کا تقاضا اپنے والد سے کیا تھا تو انہوں نے جواب میں بیٹے کو کہا کہ جب میں یہ فلیٹ بیچوں گا تو سب سے پہلے تمہارا یہ قرض تمہیں دے دوں گا۔ اب میرے شوہر کا انتقال ہوگیا ہے۔ اب آپ ہماری رہنمائی فرمائیں کہ مجھے اپنے شوہر کی زبان سے ادا کئے ہوئے الفاظ کے مطابق یہ قرض اپنے بیٹے کو سب بچوں کے اور اپنے حصے کرنے سے پہلے ادا کرنا ہوگا؟

ج:...... اگر واقعتاً سائلہ کا بیان درست ہے کہ مذکورہ رقم (ڈھائی لاکھ روپے) آپ کے شوہر محمد طیب خان مرحوم نے اپنے ذمہ بحیثیت قرض تسلیم کرلیا تھا لیکن اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکے، جیسا کہ سوال میں درج ہے تو اب اس کی حیثیت قرض ہی کی ہے، جس کی ادائیگی مرحوم کے ترکہ سے ہوگی، لہٰذا اب آپ سمیت تمام ورثا پر لازم ہے کہ مرحوم کے ترکہ تقسیم کرنے سے قبل مذکورہ قرض ادا کریں۔ اس کے بعد بقیہ مال مرحوم کے شرعی ورثا میں شریعت کے اصول کے مطابق تقسیم کریں۔ درمختار میں ہے:

"یبدأ بترکة المیت الخالیة عن تعلق حق الغیر بتجهیزه ثم یقدم دیونه التی لها مطالب من جهة العباد، ثم وصیته من ثلث مابقی، ثم یقسم الباقی بعد ذالک من ورثته ای الذین ثبت ارثهم بالکتاب امر السنة امر لاجماع۔"

(الدرالمختار،ص:۷۵۰تا۷۶۲)

کنٹیکٹ لینس کے ساتھ وضو اور غسل

ابو عائشہ، کراچی

س:...... کنٹیکٹ لینس کے ساتھ وضو اور غسل جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس سے وضو نہیں ہوتا؟

ج:...... وضو اور غسل میں آنکھ کے اندر پانی ڈالنا یا آنکھ کے اندرونی حصہ کو دھونا اور پانی اندر پہنچانا ضروری نہیں ہے، لہٰذا کنٹیکٹ لینس کے استعمال سے وضو اور غسل پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، البتہ دوران وضو اور غسل لینس آنکھ کے باہر کے حصہ کا دھونا ضروری ہے۔ چنانچہ درمختار میں ہے:

"ولا یجب غسل ما فیه حرج کعین وفی ردالمختار: لان فی غسلها امن الحرج مالا یخفی لانها شحم لا تقبل الماء۔"

(الدرالمختار مع ردالمحتار،ص:۱۱۲،ج:۱)

وضو میں سر کا مسح

س:...... کیا وضو میں عورتوں کے لئے بھی مسح کرنے کا وہی حکم ہے جو مردوں کے لئے ہے، یعنی مردوں کی طرح ہی سر کا مسح کریں گی؟

ج:...... جی ہاں! مردوں کی طرح عورتوں کے لئے بھی چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے اور پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے وضو کے تمام امور میں عورتیں مثل مردوں کے ہیں۔

وضو میں کلی کرنا سنت ہے

س:...... کلی کرنے سے دانتوں سے خون آنا شروع ہوجاتا ہے، کیا ایسی صورت میں بغیر کلی کئے وضو ہوجائے گا یا نہیں؟

ج:...... اگر بیماری کی وجہ سے دانتوں سے خون آتا ہے تو یہ ایک عذر ہے ایسے عذر کی وجہ سے کلی کرنا چھوڑ سکتے ہیں بلا عذر ایسا کرنا صحیح نہیں، کیونکہ یہ مسنون عمل ہے اور وضو کی سنتوں میں سے ہے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

جلد:۳۴ ۲۴تا ۱۱؍رجب المرجب ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۳تا ۳۰؍اپریل ۲۰۱۵ء شمارہ:۱۶

مجلسِ ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سعودی عرب کے دفاع اور حفاظت کا عزم!	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
یمن کی صورت حال اور پاکستان	۶	فاروق قریشی
ایمان.... عظیم نعمت خداوندی	۸	مولانا شمس الحق ندوی
قتل ناحق، خودکشی اور سزائے موت....	۱۰	محمد منصور الزمان صدیقی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا	۱۴	محمد طارق نعمان گڑنگی
جاوید احمد غامدی.... سیاق وسباق کے آئینہ میں!(۲)	۱۶	مولانا فضل محمد مدظلہ
نوجوان نسل کا بگاڑ.... ذمہ دار کون؟	۱۹	ڈاکٹر نوشاد علی
گیمبیا سپریم کونسل کا بیان	۲۱	ادارہ
سالانہ ختم نبوت کانفرنس، ضلع کرک	۲۲	
تبصرۂ کتب	۲۳	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
تحریک ختم نبوت.... آغاز سے کامیابی تک (۲۵)	۲۵	مسعود ساحر

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ڈالر
فی شمارہ ۱۰روپے، ششماہی: ۲۲۵روپے، سالانہ: ۴۵۰روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

سعودی عرب کے دفاع اور حفاظت کا عزم!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ ایک طویل عرصہ کفار کی یلغار میں رہے۔ یعنی پہلے افغانستان کو تہہ بالا کیا گیا، پھر عراق پر چڑھائی کی گئی اور اس کو عملاً اب کئی حصوں میں تقسیم کردیا گیا ہے۔ ادھر مصر میں ایک عرصہ تک شورش برپا کی جاتی رہی۔ ملک شام بھی ان سازشی عناصر کی وجہ سے ابھی تک بحرانی کیفیت اور حالت جنگ میں ہے۔ بحرین میں بھی ایک عرصہ تک شورش کو ہوا دی جاتی رہی۔ اب بظاہر یمن میں حوثیوں اور حکومتی فورسز میں لڑائی ہورہی ہے، لیکن کچھ لوگ یہ افواہ اور چہ میگوئیاں بھی کررہے ہیں کہ یہ درحقیقت سعودی عرب میں جنگ پھیلانے اور اس جنگ کو حرمین شریفین کے قبضے تک لے جانے کی مذموم کوشش ہے۔ اسی لئے سعودی عرب نے پیشگی طور پر کئی عرب ممالک کے علاوہ ترکی اور پاکستان سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ سعودی عرب کے دفاع اور حفاظت میں ان کا ساتھ دے۔

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اب تک کئی اسلامی ممالک کفار کی سازشوں کے آلۂ کار اور اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف ان کے پشتیبان رہے۔ افغانستان پر جب امریکا نے حملہ کیا تو پاکستان نے اپنے برادر اسلامی ملک پر یلغار کے لئے امریکا کو لاجسٹک سپورٹ کھل کردی۔ ادھر امریکا نے عراق میں کیمیائی ہتھیاروں کی موجودگی کا بہانہ بناکر اس کو تہس نہس کردیا تو اس وقت کسی اسلامی ملک نے اس پر کوئی خاطر خواہ اور موثر احتجاج نہیں کیا۔ یہ ساری کارروائیاں کرنے کے بعد اب امریکا بہادر خود تو پس منظر میں چلا گیا لیکن کئی اسلامی ممالک کی عوام کو باہم دست و گریبان کرگیا وہ آپس میں لڑرہے ہیں اور مر رہے ہیں۔

اب ادھر پاکستان میں یہ بحث جاری ہے کہ پاکستان سعودی عرب میں اپنی فوج بھیجے یا نہ بھیجے؟ وزیراعظم نواز شریف، حکومتی ارکان اور فورسز کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ فوج بھیجنے کے حق میں ہیں۔ کچھ سیاسی جماعتیں یہ کہتی ہیں کہ حرمین شریفین کا تحفظ اور اس کے تقدس کی جہاں تک بات ہے وہ تو ہم اپنی جانوں پر کھیل کر بھی اس کا تحفظ اور دفاع کریں گے، کیونکہ ان کی حفاظت اور عزت و احترام ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اور اگر یہ جنگ یمن میں لڑنی ہے اور حوثی باغیوں سے ملک کا قبضہ چھڑانا ہے تو چونکہ یہ دوسرے ملک کی جنگ ہے، اس لئے اس کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس بلایا جائے اور اس میں تمام اراکین اسمبلی سے مشاورت کی جائے اور اس کے بعد کسی حتمی نتیجے کا اعلان کیا جائے۔ سیاسی زعماء یہ بات اس لئے کہتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دوسرے ملک کی جنگ کی آگ کو بجھانے میں لگے رہیں اور ادھر اپنے ملک میں کوئی ملک دشمن کسی نام اور عنوان سے آگ نہ لگادے۔ اب کل سے پارلیمنٹ کا اجلاس جاری ہے۔ وزیر دفاع نے حکومت کی طرف سے درج ذیل موقف پارلیمنٹ میں پیش کیا:

’’اسلام آباد (نمائندہ جنگ، نیوز ایجنسیاں) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ یمن کے معاملے میں سعودی عرب نے

پاکستان سے لڑاکا طیارے، بحری جہاز اور زمینی فوج مانگی ہے، فیصلہ عوامی خواہشات کے مطابق پارلیمنٹ میں ہی کیا جائے گا، سعودی عرب کی علاقائی سالمیت اور خودمختاری کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے، یمن کی صورت حال سے خطے اور پاکستان پر گہرے اثرات مرتب ہوں گے، وہاں غیر ریاستی عناصر کی کارروائیاں روکنا ضروری ہے، وزیراعظم صورت حال کا پُرامن حل نکالنے کے لئے مختلف مسلمان ممالک سے رابطے میں ہیں۔ ۸/اپریل کو ایرانی وزیر خارجہ پاکستان آرہے ہیں، اس موقع پر تفصیلی تبادلۂ خیال ہوگا، سعودی عرب مسلم امہ کے اتحاد کو فوقیت دیتا ہے، مسئلہ کا پُرامن حل نکالنے کی ضرورت ہے........“ (روزنامہ جنگ کراچی، ۷/اپریل ۲۰۱۵ء)

اسی طرح علماء کرام، مذہبی قائدین، سیاسی رہنماؤں اور وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے بھی حرمین شریفین اور سعودی عرب کی حفاظت و حمایت اور ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا عزم کیا۔ تفصیلات درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

”اسلام آباد (اے پی پی) رابطۃ العالمی اسلامی پاکستان کے زیراہتمام منعقدہ کانفرنس میں مفتی محمد رفیع عثمانی سمیت علماء اور مذہبی رہنماؤں نے سعودی عرب کی حمایت کردی اور سرزمین حرمین شریفین کے لئے جان دینے کا بھی عزم ظاہر کیا۔ کانفرنس سے خطاب میں وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف نے کہا ہے کہ ہم نے نہ صرف حرمین شریفین کی حفاظت کرنی ہے، بلکہ امن بھی قائم کرنا ہے۔ سعودی عرب کا پاکستان کی طرح ہی دفاع کریں گے۔ حوثی باغیوں کی دھمکی کے بعد سعودی عرب اپنی حفاظت میں حق بجانب ہے۔ علماء اس مسئلے پر قوم کی رہنمائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ حوثی باغی کھلے عام کہتے ہیں: ان کا اگلا ہدف سعودی عرب ہے۔ سعودی عرب کے دفاع کے لئے حکومت پاکستان اور فوج میں مکمل ہم آہنگی ہے اور سعودی عرب کو ہر وہ امداد فراہم کریں گے جو وہ طلب کریں گے۔ مہمان خصوصی مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی نے کہا کہ حرمین شریفین کی عزت اور حفاظت ہر مسلمان کے دل کی آواز اور وقت کا تقاضا ہے اور یہ ہمارا دینی فریضہ بھی ہے۔ ہم سعودی عرب کی پشت پر ہیں اور یہ ہمارے لئے اعزاز ہوگا کہ سعودی عرب کی مدد کے لئے آگے بڑھیں۔ ڈپٹی چیئرمین سینیٹ مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ مسئلے کا پُرامن حل چاہتے ہیں، تاہم سعودی عرب کے خلاف کسی قسم کی جارحیت ہوئی تو اس کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ سعودی عرب یمن میں جو کارروائی کررہا ہے وہ وہاں کی قانونی وآئینی حکومت کے مطالبے پر کررہا ہے۔ حوثی باغیوں کے اس اعلان پر کہ وہ حرمین شریفین پر حملہ کریں گے، پوری مسلم دنیا کو اضطراب میں مبتلا کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شیعہ سنی کی لڑائی نہیں بلکہ باغیوں کی سرکوبی ہے۔ وزیر مملکت برائے مذہبی امور پیر امین الحسنات نے کہا کہ سعودی عرب اور اس کے عوام سے ہمیں محبت ہے۔ آج دوستی نبھانے کا وقت آگیا ہے۔ سعودی عرب کو فوجی، جانی و مالی ہر طرح کی امداد فراہم کریں گے۔ جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے کہا کہ سعودی عرب کو خطرہ لاحق ہوا تو ان کی حفاظت کے لئے ہماری جان ومال حاضر ہیں۔ حوثی باغیوں کی سازش نے نہ صرف یمن کا امن تباہ کیا بلکہ سعودی عرب کو بھی دھمکیاں دیں۔ مولانا عبدالعزیز حنیف نے کہا کہ سعودی عرب کا دفاع ہماری ذمہ داری ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے سعودی عرب کی حفاظت کے لئے ڈٹ جائیں۔ امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر عبدالرشید ترابی نے کہا کہ ہم سیلاب اور زلزلے کے دوران سعودی عرب کی امداد کو فراموش نہیں کرسکتے۔ آج اگر سعودی عرب آزمائش میں ہے تو ہم سب سعودی عرب کے ساتھ کھڑے ہیں۔“ (روزنامہ امت کراچی، ۸/اپریل ۲۰۱۵ء)

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام اسلامی ممالک میں امن قائم فرمائے، حرمین شریفین کی حفاظت فرمائے، آپس میں لڑنے اور اپنی توانائیاں اپنوں پر صرف کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

یمن کی صورتِ حال اور پاکستان

محمد فاروق قریشی

یمن کی سنگین صورت حال عرب دنیا کی جان کی کے علاوہ عالم اسلام کا بھی المیہ ہے، پلک جھپکتے حالات کی تبدیلی اور واقعات کی ترتیب تشویش ناک انداز اختیار کرتی جارہی ہے۔ خلیجی ممالک کے باہمی تعلقات، سیاسی استحکام اور دفاعی نظام کبھی بھی مثالی اور قابل رشک نہ تھے، تاہم ایک مدت سے شخصی اور جماعتی حکومتیں داخلی استحکام برقرار رہنے میں کامیاب رہی ہیں۔ شاہ فیصل، صدام حسین اور کرنل قذافی ایسی قدآور شخصیات وہردلعزیز قیادت کی موجودگی میں عالمی سامراج کسی قسم کی سازش میں کامیاب نہ ہوسکا۔ ایک ایک کرکے اپنی راہ کے کانٹوں کو صاف کیا گیا اور اب سامراجی قوتیں مشرق وسطی میں کھل کھیلنے اور من چاہے فیصلے کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں کررہیں۔ افریقہ سے جنوبی ایشیا تک مشرق وسطی کے تمام ممالک کے حکمران ذاتی اغراض، علاقائی مفادات اور مسلکی تعصب کی بنیاد پر باہم تصادم پر تلے ہوئے ہیں۔ ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' اسلام دشمن مغربی قوتوں کا آزمودہ نسخہ ہے، جس کی افادیت ہر دور میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ غنیم کی چالوں کی محض مذمت اور ان کے عزائم ومنصوبوں پر انگیخت ہونے کی بجائے عالم اسلام کو اپنے گریباں میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔ ان کے عزائم کے آلۂ کار اور مطلب برآری کے لئے دست وبازو کہاں سے میسر آتے ہیں؟ افسوس مسلم دنیا میں یہ مال ہر دور میں فراواں رہا ہے۔ اٹھارہویں صدی سے اکیسویں صدی تک پوری تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کی زبوں حالی اور بربادی کا سبب دشمن کے علاوہ خود مسلمان رہا ہے۔ غنیم کی چالیں اپنی جگہ لیکن ''خوبیٔ تقدیر'' کے شاخسانے کو نظر انداز کرنا حقیقت سے اعراض کے مترادف ہے:

تم سے بیکار ہے اپنی تباہی کا گلہ
اس میں کچھ شائبہ خوبی تقدیر بھی تھا

یمن کی تازہ پوزیشن اس حقیقت کی عکاس ہے۔ موجودہ صدر عبدربہ منصور الہادی اور سابق صدر علی عبداللہ الصالح دونوں مسلمان ہیں۔ سابق صدر کے حلیف حوثی قبائل بھی مسلمان کہلاتے ہیں، لیکن مسلمان ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہے۔

دنیا کے ہر خطے میں قوموں کے مفادات کی جنگ جاری ہے۔ یہود ونصاریٰ کی تو یہ ازلی ریت ہے لیکن آج مسلمان بھی اس روش پر گامزن ہے۔ یمن کے دونوں سربراہ خود غرضی کے خول سے نکل کر دانشمندی اور بصیرت کا مظاہرہ کرتے تو یہ دن ہمیں نہ دیکھنا پڑتے۔ حوثی قبائل جنگجویانہ پس منظر رکھتے ہیں اور زیدی ہیں۔ ایران نے خمینی انقلاب کے بعد دیگر مسلم ممالک میں مسلک کی بنیاد پر دراندازی کا شعار اپنا کر سامراجی قوتوں کی منزل آسان کردی ہے۔ افغانستان سے لے کر عراق، لبنان اور شام تک یہی لامتناہی سلسلہ ہے۔ ایران کی راسخ العقیدہ شیعہ حکومت اور یمنی حوثی قبائل کے عقائد ونظریات میں بُعد المشرقین ہے، تاہم برائے نام قربت کی بنیاد پر اپنا ہم نوا بناتے ہوئے آئینی حکومت کے خلاف صف آرا کردیا ہے۔ ایران سعودی عرب کو زچ کرنے کے لئے یمن میں پراکسی وار (بالواسطہ جنگ) پر کمربستہ ہے جبکہ دیگر مسلم مخالف قوتیں بھی اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھارہی ہیں۔ بے پناہ معاشی مفادات اور حربی وسائل کی فراہمی کی وجہ سے باغی قبائل کے عزائم آسمان کو چھونے لگے ہیں۔ سعودی عرب کا یمن کے ساتھ اٹھارہ سو میل طویل سرحدی تعلق ہے، اس لئے یمن کی سنگینی اور خستہ حالت سے پریشان سعودی حکومت کا قابل فہم مسئلہ ہے۔ یمن کے آئینی سربراہ منصور الہادی باغیوں سے زچ ہوکر سعودی عرب آگئے ہیں اور ملک بچانے کے لئے تعاون کی درخواست کررہے ہیں۔ آئینی حکومت کو تحفظ اور برادر اسلامی ملک کی سالمیت کے لئے دفاعی تعاون سعودی عرب کی مجبوری ہی نہیں فرض ہے۔ خوں آشام حالات سے بہتر انداز سے نمٹنے کے لئے عرب اتحاد کا اجلاس قابل ذکر پیش رفت ہے، جس میں خلیجی ممالک نے یمن کی آئینی حکومت کی حمایت اور اس کی سالمیت کے لئے مشترکہ طور پر دفاع کا عہد کیا ہے۔

پاکستان عالم اسلام کا سربرآوردہ اور ایٹمی قوت کا حامل واحد ملک ہے۔ پاکستان کے عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب سے دیرینہ اور گہرے روابط ہیں۔ حرمین شریفین کی نسبت سے اہل پاکستان کے دل ہمیشہ سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ برادرانہ تعلق اور اسلامی اخوت کے دیرینہ رشتے کی

بنیاد پر سعودی عرب نے تازہ افتاد پر پاکستان سے تعاون کی درخواست کی ہے۔دونوں ممالک کے قابل رشک اور مثالی تعلقات کے پس منظر میں یہ کوئی انہونی یا غیر معمولی واقعہ نہیں تھا لیکن بعض طبقات اور خصوصاً میڈیا کے ایک بااثر طبقے نے آسمان سر پر اٹھالیا ہے کہ خدانخواستہ پاکستان کی سالمیت داؤ پر لگ گئی ہے۔

بعض سیاسی عناصر اور میڈیا کا غیر ذمہ دار طبقہ اس معاملے کو ایران سعودی عرب محاذ آرائی اور سنی شیعہ تصادم کا عنوان دے کر پاکستان کے حالات خراب کرنے کے درپے ہے۔ سعودی عرب کی درخواست پر حکومت پاکستان نے سعودی سالمیت کے تحفظ پر تعاون کا اظہار کیا تھا لیکن یار لوگوں نے وہ ہوائی اڑائی ہے کہ گویا پاکستانی افواج سعودی عرب کے اشارے پر یمن کی جنگ میں کود پڑی ہیں۔

برطانوی خبر رساں ادارے رائٹر نے بین الاقوامی میڈیا میں یہ خبر ریلیز کی کہ پاکستان نے اپنی افواج یمن میں بھیجنے کا وعدہ کرلیا ہے۔قومی میڈیا نے بھی مکھی پر مکھی مارتے ہوئے اس خبر کی بنیاد پر صبح وشام دھول اڑانا شروع کرکے قومی ماحول کو خاصا مکدر کردیا ہے۔وزارت خارجہ کی ترجمان نے اس امر کی واضح تردید کردی لیکن ایک عنصر ہنوز اپنے مذموم مقاصد کے تحت بے پرکی اڑانے میں لگا ہوا ہے۔پاکستان میں ایرانی لابی خاصی مضبوط ہے، اسی لئے عراق، لبنان شام اور یمن میں ایران کی پراکسی وار سے متعلق بھی کوئی حرف مذمت ادا نہیں کیا گیا، پورے میڈیا میں سکوت طاری ہے لیکن یمن میں سعودی حکومت کے تعاون اور پاکستان کی زبانی ہمدردانہ یقین دہانی وتسلی پر زمین وآسمان کو ایک کردیا گیا۔عجیب معاملہ ہے کہ سعودی عرب اپنے متصل ملک کی بدحالی میں تعاون پر مجبور ہو تو مجرم لیکن ایران جس کا یمن سے بظاہر کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی کوئی دفاعی تعاون کا معاہدہ ہے، پراکسی وار کرے تو معمول کی کارروائی قرار دے کر صرف نظر کرلیا جاتا ہے۔

افغانستان میں طالبان کے خلاف لشکر کشی اور بمباری کی جائے اور ان کے مخالف شمالی اتحاد کی امریکا اور ایران و بھارت بھرپور مدد کریں تو کسی کو شیعہ وسنی مسئلہ نظر نہیں آتا۔ شام میں اکثریتی سنی آبادی پر بشار الاسد کی آمرانہ حکومت انسانیت سوز مظالم ڈھائے اور کیمیائی ہتھیار استعمال کرے تو ایران کی اسد حکومت کی مدد اور لبنان میں حزب اللہ کی براہ راست پشت پناہی میں کسی میڈیا پرسن کو شیعہ عسکریت پسندی نظر نہیں آتی۔مولانا فضل الرحمن نے صحیح کہا ہے کہ یہ مسلکی لڑائی نہیں، بلکہ شیعہ سنی مسئلے کی بنیاد پر لڑانا سامراج کی سازش ہے، جس کے نتیجے میں وہ عالم اسلام اور خصوصاً عرب کے حصے بخرے کرنا چاہتا ہے۔حکومت پاکستان نے بھی اس مسئلے پر دانش مندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔سعودی عرب پاکستان کا روز اول سے ہمدرد اور ہر دور کا رفیق ومعاون ہے، لیکن ان کی درخواست پر معقول طرز عمل اپنانے کی بجائے اس مسئلے کو طفلان خودسر کے حوالے کرکے گلی کوچے کا موضوع بنادیا ہے۔

ایرانی لابی اور میڈیا کا ایک عنصر اس کے منفی اثرات کو اجاگر کرتے ہوئے رائے عامہ کو گمراہ کررہا ہے لیکن حکومت واضح طرز عمل اپنانے سے ہنوز قاصر ہے۔وزیر دفاع کی قیادت میں ایک اعلیٰ سطحی وفد نے سعودی عرب کا دورہ کیا ہے اور وزیر اعظم ثالثی اور صلح کے لئے عالم اسلام کے تعاون کے سلسلے میں ترکی کے دورے پر روانہ ہوئے ہیں۔

سوموار کو پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلایا گیا ہے۔ میاں نواز شریف کی حکومت ہمیشہ دیر کرنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ ہنگامی اور قومی اہمیت کے مسائل میں طولانی بحثوں کی بجائے قوم کی اجتماعی دانش کے تحت سرکردہ اہل بصیرت کی مشاورت سے طے کئے جاتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں بحث کی بجائے پارلیمانی وعسکری قیادت سے مشاورت کافی تھی۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۶ ر اپریل ۲۰۱۵ء)

تربت میں تاجر برادری کا شیزان کا بائیکاٹ خوش آئند ہے

تربت..... قادیانیوں اور مرزائیوں نے عرصے سے مکران کو اپنا معاشی گڑھ بنایا ہوا ہے۔تاہم دینی شعور بیدار ہونے سے تربت کے ہول سیلرز تاجر حضرات نے محبت نبوی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانی مصنوعات خصوصاً شیزان کا بائیکاٹ کررکھا ہے۔ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مکران کے نوجوان رہنما مولانا احمد شاہ بلوچ نے اپنے ایک بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی اسلام کے باغی ہیں۔یہ مسلمانوں کی نئی نسل کو اپنے مکروفریب سے مختلف ترغیبات کا لالچ دے کر اپنے مکروہ جال میں پھانس لیتے ہیں، ہر قادیانی اپنی آمدنی کا دس فیصد حصہ اپنی جماعت کو دینے کا پابند ہے۔ اسی طرح قادیانی کمپنیاں اپنی مصنوعات سے حاصل شدہ رقم کا بڑا حصہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے پیش کرتی ہیں۔اس لئے ہم تاجر برادری اور تمام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں تاکہ مسلمان نادانستگی میں قادیانی جماعت کی معاشی تقویت کا باعث نہ بنیں۔خداوند قدوس ہم سب کو ہدایت اور صراط مستقیم پر استقامت عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

ایمان.....عظیم نعمت خداوندی

مولانا شمس الحق ندوی

کیا یہ واقعہ نہیں کہ دنیا کے بڑے بڑے دانشور، حکماء اور فلاسفر، ماہرین فن، مفکرین وسائنس داں، بڑی بڑی حکومتوں کے سربراہان، ماہرین اقتصادیات و معاشیات، قانون داں و قانون ساز، اسلام جیسی مطابق فطرت اور عام فہم بات کے سمجھنے سے محروم ہیں، سائنس کی ترقی اور اس کی حیرت انگیز ایجادات نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا ہے، مگر ان کی سمجھ میں اتنی موٹی سی بات نہیں آتی کہ سوکھی اور دھول اڑتی زمین پر دھڑلے کی بارش برسا کر اس کو ہری بھری اور سرسبز و شاداب بنادینے والا کون ہے؟

''انا صببنا الماء صبا ثم شققنا الارض شقا۔'' (عبس:۲۵،۲۶)

ترجمہ: ''زمین ایک، پانی ایک اس سے الگ الگ مزے اور تاثر رکھنے والے بے شمار غلے اور پھل فروٹ پیدا کردینے والا کون ہے؟''

اور انہیں چیزوں، غلوں اور اس کے بھوسے اور گھاس پھوس سے پلنے بڑھنے والے چھوٹے بڑے جانور جن کی بڑی تعداد سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے، ان پر سواری کرتا ہے، ان کا گوشت کھاتا ہے، ان کا دودھ پیتا ہے، یہ دودھ دینے والے جانور جو گھاس پھوس اور بھوسہ کھاتے ہیں، اس سے ان کے تھنوں میں دودھ کیسے آجاتا ہے؟ دودھ تیار کرنے والا فرماتا ہے: عقلمندو ذرا سوچو ان جانوروں کے تھنوں سے دودھ نکلنے میں تمہارے لئے کتنا سبق ہے، فرماتا ہے:

''وان لکم فی الانعام لعبرۃ نسقیکم مما فی بطونھا من بین فرث ودم لبنا خالصا سائغا للشاربین۔'' (نحل:۶۶)

اس وقت مسلمانوں میں غفلت اور دینی بے حسی کا جو ماحول بنتا جارہا ہے اور مسلمانوں میں یہود ونصاریٰ کی تہذیب کے جو اثرات پھیلتے جارہے ہیں، وہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی دینی غیرت وحمیت کو مٹارہے ہیں بلکہ ارتداد اور اس نعمت خداداد سے بالکل ہی محروم کردینے کے خطرات پیدا کررہے ہیں

ترجمہ: ''اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی (مقام) عبرت (وغور) ہے کہ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور لہو ہے، اس سے ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کے لئے خوشگوار ہے۔''

یہ سارے باکمال خود اپنے وجود پر غور نہیں کرتے کہ پانی کے ایک قطرے سے ان کا اتنا حیرت انگیز نظام جسمانی کس طرح تیار ہوگیا ہے:

''فلینظر الانسان مم خلق، خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب۔'' (طارق:۶،۵)

ترجمہ: ''تو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کاہے سے پیدا ہوا ہے، وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے جو پیٹھ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے۔''

وہ کون ہے جس نے اس پانی کے قطرہ کو اتنی زبردست قوت و تسخیر دے دی ہے کہ نت نئی چیزیں ایجاد کرتا رہتا ہے اور فن سرجری میں ترقی کے جسمانی نظام کی حیرت انگیز باریکیوں کا بھی مشاہدہ ہی نہیں بلکہ اس میں پیوندکاری کا بھی گر سیکھ گیا ہے، اس سب کے باوجود اس حقیقت کو سمجھنے سے محروم ہے کہ اس پورے نظام کائنات کو بنانے اور چلانے والا کون ہے؟ محرومی کی اس حقیقت کو ایک صاحب ایمان اس طرح ادا کرتا ہے:

مانا کہ تجھے حاصل ہر علم و ہنر ہے
یہ تو بتا! تجھ کو کچھ اپنی بھی خبر ہے

اب تک جو کچھ عرض کیا گیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان سمجھداروں کو سمجھانے چلے ہیں، جن کو اپنے علم و ہنر پر ناز ہی نہیں بلکہ وہ خالق کائنات اور اس کے نظام کو چلانے والے پر یقین وایمان رکھنے والوں کو

بے عقل اور ناسمجھ تصور کرتے ہیں، بلکہ ایمان کی اس نعمت خداوندی پر جو ایک بندۂ مومن کو حاصل ہے۔ اس قدردانی پر شکر کے جذبات کو ابھار کر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس نعمت عظمیٰ کی جو قدر ہونی چاہئے اور جو اس کے تقاضے ہیں، ان کے پورا کرنے میں مسلمانوں کی اکثریت کتنی غفلت، کوتاہی اور ناقدری کا شکار ہے۔

ایک بندۂ مومن کو جو یہ رتبہ ملا، وہ اس کی عقل و سوجھ بوجھ سے نہیں، تجربہ اور مجاہدہ سے بھی نہیں بلکہ توفیق خداوندی سے ملا ہے، جس کو قرآن کریم نے جنتیوں کی زبان میں اس طرح بیان کیا ہے:

"وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ." (الاعراف:۴۳)

ترجمہ: "اور انہوں نے کہا: سب شکر خدا ہے جس نے ہم کو یہاں (جنت) تک پہنچایا (ہم اپنی خداداد ذہانت و ذکاوت، کسی ذہنی وعلمی مہارت اور ذاتی تلاش وجستجو سے) ہم اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے تھے اگر خدا کی رحمت اور رہبری ہماری یاوری نہ کرتی۔"

اس ایمان ہی کا کرشمہ ہے کہ موجودہ مادہ پرستی کی ہنگامہ خیزی، جاہ و منصب کی کشمکش اور اس کے پرشور نعروں، عیش و عشرت کے متوالوں کی مدہوشی و سرمستی، نشۂ قوت وطاقت کے دیوانوں کی اکڑ اور فخر و غرور کے اس ماحول میں جو پورے عالم پر بادل کی طرح چھایا ہوا ہے، ایک سیدھا سادا دنیا کی نظروں میں ناقابل التفات مؤذن شہروں میں دور دیہاتوں اور گاؤں میں، بازاروں کے شور وشرابے اور کاروبار کی ہماہمی میں، اعلان کرتا ہے: اللہ اکبر، اللہ اکبر، لوگو! سب سے بڑا اللہ ہے، سب سے بڑا اللہ ہے۔

دنیاوی کشش، اس کی زیب وزینت اور چمک و دمک نے تم کو کس دھوکا میں ڈال رکھا ہے، اس صدائے دلنواز کو فضائے دہر میں گونجتے ہوئے ساڑھے چودہ سو سال ہورہے ہیں، ہمارے طوفانوں، طرح طرح کی سازشوں ایسے منصوبے اور چال کہ پہاڑ ہل جائیں: "وان كان مكرهم لتزول منه الجبال" لیکن پوری تاریخ اسلام میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا ہے کہ یہ امت عمومی طور پر کسی ضلالت کا شکار ہوگئی ہو۔ حدیث شریف میں آتا ہے: "لا تجتمع امتی علی ضلالة" (ہماری امت کسی گمراہی پر مجتمع نہیں ہوسکتی) دین اسلام اس سے پوری طور پر محفوظ ہے۔

ایمانی دولت کے اس شرف و مقام بلند کے حاصل ہوتے ہوئے یہ کتنی محرومی اور بدنصیبی کی بات ہے کہ بہت سے مال دار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ مسلمان مال ودولت کے نشہ اور جدید ترقیات کے باوجود نہیں سنبھلتے اور ایمان سے محروم قوموں کی چال ڈھال اپناتے ہیں، اسراف وفضول خرچی، آزادی و بے حجابی کے رسوا کن واقعات پیش آنے کے بعد بھی اس سے سبق نہیں لیتے اور دین اسلام کے صاف وشفاف چشمۂ آب حیات نصیب ہوتے ہوئے بھی زندگی کے وہ طور وطریق اپناتے ہیں جو ہدایت دینے والے مالک کے غضب کو بھڑکائیں اور ذلت و رسوائی کے ایسے عبرتناک واقعات وحوادث پیش آئیں جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجائیں۔

اس وقت مسلمانوں میں غفلت اور دینی بے حسی کا جو ماحول بنتا جارہا ہے اور مسلمانوں میں یہود و نصاریٰ کی تہذیب کے جو اثرات پھیلتے جارہے ہیں، وہ نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی دینی غیرت وحمیت کو متاثر کررہے ہیں بلکہ ارتداد اور اس نعمت خداداد سے بالکل ہی محروم کردینے کے خطرات پیدا کررہے ہیں، ایسے واقعات کی وقتاً فوقتاً اطلاعات بھی آتی رہتی ہیں۔

یہ نعمت خداداد جو مسلمانوں کو حاصل ہے، ان کو اس فانی دنیا کے بعد والی دائمی زندگی میں ہمیشہ ہمیش کے عیش وآرام کی یہ خوشخبری ہے:

"إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا دِهَاقًا ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَلَا كِذّٰبًا ۝ جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا." (النبا:۳۱،۳۶)

ترجمہ: "بے شک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے (یعنی) باغ اور انگور اور ہم عمر نوجوان عورتیں اور شراب کے چھلکتے ہوئے گلاس وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے، نہ جھوٹ (یعنی خرافات) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر۔"

اور اس نعمت سے محروم ہوجانے کے بعد یہ خوفناک انجام سناتی ہے:

"إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝ لِلطَّاغِيْنَ مَآبًا ۝ لَابِثِيْنَ فِيْهَا أَحْقَابًا ۝ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيْمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً وِفَاقًا." (النبا:۲۰،۲۵)

ترجمہ: "بے شک دوزخ گھات میں ہے (یعنی) سرکشوں کا وہی ٹھکانا ہے، اس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے، وہاں نہ ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے نہ کچھ پینا (نصیب) ہوگا، مگر گرم پانی اور بہتی پیپ (یہ) بدلہ ہے پورا پورا، یہ لوگ حساب (آخرت) کی امید نہیں رکھتے تھے۔"

اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے اس نعمت عظمیٰ کی قدر کی توفیق سے نوازیں اور ذلت ورسوائی کے ان فتنوں سے نکالیں، جو رشد وہدایت کی دولت بے بہا کی ناقدری کے سبب مسلمانوں پر مسلط ہیں، اس ناقدری پر کہنے والے نے کتنی مبنی برحقیقت بات کہی ہے:

کچھ قدر اپنی تم نے نہ جانی
یہ بے سوادی، یہ کم نگاہی

قتلِ ناحق، خودکشی اور سزائے موت

کے بارے میں اسلامی تعلیمات

محمد منصور الزمان صدیقی

ہر نعمت امانت ہے:

انسان کے پاس جو کچھ ہے مال و دولت، عمر، صحت، علم و عمل، اولاد و عیال وغیرہ وغیرہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی امانت ہے حتیٰ کہ انسان کی اپنی جان بھی امانت ہے یعنی اگر کوئی شخص خود اپنی جان ہلاک کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا کہ خودکشی حرام ہے۔ حالانکہ یہ ایسی صورت ہے کہ بظاہر اس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ یہ شخص خود اپنی جان دے کر اپنی دنیا ختم کردیتا ہے، لیکن یہ جان بھی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور امانت کو استعمال کرنا مالک کی ہدایت کے مطابق ضروری ہے، ورنہ خیانت ہوگی اور اس خیانت کا انجام جہنم کا قیام ہے۔

خودکشی حرام ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔"

(المائدہ:۲۹)

خودکشی کرنا گناہ عظیم اور حرام ہے۔ یہ ایسا گناہ ہے اس کی معافی نہیں ہے۔ ایسا شخص مستقل جہنم میں رہے گا، اپنی جان کی حفاظت یہاں تک کی جائے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی امانت کی ہونی چاہئے، اپنی جان کو قیمتی امانت سمجھنا اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے تاکہ یہ امانت خدمت خلق اور تبلیغ دین میں کام آئے اگر دین کا حکم آجائے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق جہاد کا حکم ہوجائے تو پھر اپنی جان بھی قربان کردو کہ اصل میں یہی وقت ہے کہ جس کے لئے یہ امانت عطا فرمائی گئی تھی، اس کے علاوہ کوئی صورت اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کی جائز نہیں ہے۔

قتل ناحق:

ایسی صورت میں جبکہ انسان خود اپنی جان کو ہلاک نہیں کرسکتا اگر وہ کسی دوسرے کو ناحق قتل کردے تو یہ ایسا زبردست المیہ اور گناہ عظیم ہے کہ اس کی بھی معافی نہیں ہے بلکہ یہ قاتل بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ خودکشی کے ذریعہ اپنی جان دینا یا کسی مسلمان کو ناحق قتل کر ڈالنا انجام کے لحاظ سے یکساں ہیں۔

قتل کی ابتدا ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل سے ہوئی جس نے اپنی بھائی ہابیل کو ناحق قتل کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت تک جتنے ناحق قتل ہوں گے ان کا کچھ گناہ قابیل کے حصہ میں بھی آئے گا۔ قتل ناحق جہالت اور رسم اور رواج کے تحت جاری ہے جن قبیلوں اور علاقوں میں اس کا رواج ہے۔ برسوں بلکہ صدیوں سے ہے، یہ کیسا ظلم ہے کہ اگر کسی ایک شخص نے شیطان کے دھوکا میں مبتلا ہوکر کسی وقت کسی انسان کو ناحق قتل کرکے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا تو مقتول کے رشتہ دار قاتل یا اس کے خاندان کے کسی بھی فرد کو قتل کرنا عزت اور احترام کا طریق کار تصور کرتے ہیں، یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ لیکن یہ کون سا انتقام ہے کہ قاتل اصغر ہے انتقال اکبر سے لیا جائے، پھر اکبر کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے اصغر کے خاندان کے کسی فرد کو ہلاک کردیا جائے اس طرح یہ سلسلہ مدت العمر چلتا رہتا ہے اور اللہ کے بندے قتل ہوتے رہتے ہیں۔ افسوس ہے کہ جاہلیت کا یہ طریق کار ہمارے ملک کے بعض علاقوں میں بڑی شدت سے جاری ہے، محض رواج اور شیطانی وسوسہ کی وجہ سے بعض تعلیم یافتہ اشخاص بھی اس شیطانی کام میں مبتلا ہوتے ہیں اور جہنم میں ٹھکانہ بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

تہذیب وانسانیت کا سبق:

ایک مسلمان کا خون ناحق تو بہت ہی بڑی چیز ہے مسلمان کو اذیت دینے والا بھی مومن نہیں رہتا جس کے بارہ میں احادیث شریفہ میں متعدد بار وعید آئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ شریف میں مسلمانوں کو جن بنیادی معاشرتی اصولوں کی تعلیم فرمائی تھی، اس میں سود اور قتل ناحق بھی شامل ہے۔ علاوہ ازیں احادیث شریف میں اس کی بہت مذمت فرمائی ہے۔ محسن انسانیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرمایا ہوا یہ انسانی اور اسلامی حقوق کا منشور تاریخ میں تہذیب اور انسانیت کا بنیادی سبق بن کر محفوظ ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع:

سیدالانبیاء محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ا:... "لوگو! سن لو کہ تمہارا پروردگار ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے (یعنی سیدنا آدم علیہ

السلام) عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے پر گورے کو کالے پر کوئی فضیلت و برتری نہیں مگر صرف تقویٰ اور پرہیزگاری پر۔"

۲:... "دیکھو ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔"

۳:... "ہاں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو، تمہیں جلد خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور تم سے تمہارے اعمال نامے کی بازپرس کی جائے۔"

"لوگو! تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں قیامت تک کے لئے اسی عزت و حرمت کی مستحق ہیں جس طرح تم آج کے دن (یوم حج) اور مہینے (ذوالحجہ) اور اس شہر (مکہ مکرمہ) کی حرمت کرتے ہو۔"

۱:... "میں زمانہ جاہلیت کے تمام خون (خون کے بدلے اور انتقام) آج مٹا رہا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان میں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون (بدلہ اور انتقام) باطل کرتا ہوں۔"

۲:... "عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو، جس طرح تمہارے حق عورتوں پر ہیں، اسی طرح عورتوں کے حق تم پر ہیں۔"

۳:... "اپنے غلاموں کا خیال رکھو جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ، جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ۔"

۴:... "میں جاہلیت کے تمام سود باطل قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلے اپنے خاندان میں سے عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ختم کرتا ہوں۔"

۵:... "میں تم میں وہ چیز چھوڑے جاتا ہوں جسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے۔ یہ اللہ کی کتاب (قرآن حکیم) ہے۔"

قاتل مشرک، مقتول شہید:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات میں مسلمانوں کے مال جان اور عزت و آبرو کا احترام ضروری قرار دیا ہے۔ سب سے پہلے اپنے خاندان کا یعنی ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون باطل قرار دیا ہے گویا قتل ناحق کا معاملہ طے کرانا حکومت اور رائج الوقت قوانین کے تحت کام کرنے والی عدالت کا کام ہے۔ کسی شخص کو قانون ہاتھ میں لینے کا اختیار نہیں ہے۔ اگر خون کا قصاص یا خون بہا حاصل نہ ہو سکے تو صبر کی ضرورت ہے، اللہ کا انصاف یقینی ہے۔

لیکن اس تعلیم کے خلاف شیطانی دھوکا میں مبتلا ہو کر انتقام کا ایک ایسا سلسلہ چل جاتا ہے جو ایک شخص واحد کی غلطی کو تمام خاندان اور قبیلہ کی غلطی بنا دیتا ہے اور متعدد افراد یکے بعد دیگرے اس انتقام کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں۔

مسلمان کے ہاتھوں کسی مسلمان کا قتل یعنی ایک کلمہ گو کا دنیا سے اٹھ جانا ابلیس لعین کے لئے مسرت کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ منصف اور عادل ہیں، صبر کرنے والے کے لئے اجر و ثواب دنیا و آخرت میں ملتے ہیں، ظالم کے لئے دنیا و آخرت میں سزا اور عقوبت ہے۔

ہر مقتول جسے ناحق قتل کیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا درجہ عطا فرماتے ہیں، جبکہ قاتل کا حشر کفر و شرک والے کی طرح ہوگا اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

قیامت کے دن ایسے مقتول اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی فریاد سنیں گے، فیصلہ فرمائیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

"مقتول اپنے قاتل کو پکڑ کر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے لائے گا۔ میرے رب! اس سے پوچھئے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟" (تفسیر ابن کثیر)

غصہ اور مایوسی حرام ہے:

قتل اور خودکشی غصہ اور مایوسی کا نتیجہ ہے۔ یہ دونوں کام اسی وجہ سے حرام ہیں۔ غصہ شیطان کا ہتھیار ہے جس سے وہ کام لیتا ہے، اس کے مقابلہ میں صبر آرام و راحت کی کنجی ہے کہ جتنی دیر قفل کے کھلنے میں لگتی ہے اتنی ہی دیر کا انتظار ہے اس کے بعد راحت ہے۔

مایوسی کفر ہے: یہ مایوسی ہی ہے جو خودکشی کا ذریعہ بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے کراں اور بے انتہا ہے۔ اس رحمت سے مایوس ہونا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام فیصلے اپنی مخلوق کے حق میں ہوتے ہیں، کسی صورت میں نقصان کا باعث نہیں ہوتے۔ نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے صبر کی ضرورت ہے لیکن انسان عجلت پسند ہے، مایوسی میں مبتلا ہو کر خودکشی جیسا مذموم فعل انجام دیتا ہے جو عملی طور پر قتل ناحق کے برابر ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی اسی کے مطابق ہے یعنی قاتل اور خودکشی کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ان کے لئے معافی نہیں ہے۔ قتل اور انتقام کا سلسلہ یقینی طور پر انسانیت کے خلاف شیطانی کارنامہ ہے جس کے نتائج مقتول اور قاتل دونوں کے خاندان بھگتتے ہیں، ہر دو کو تکلیف و ایذا پہنچتی ہے اور قاتل دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کا مستحق قرار پاتا ہے۔

قتل اور خودکشی کے سلسلہ میں قرآن کریم اور احادیث شریفہ کے تراجم و مفہوم کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کا حکم عالی:

ترجمہ: "اور جو کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے، اسی کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی

لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے۔" (النساء:۹۳)

ترجمہ: "اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو، جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔" (الانعام:۱۵۱)

اس آیت شریفہ کی تفسیر میں ہے کہ دوسرے کی جان لینا ہی حرام نہیں ہے بلکہ اپنی جان کو ہلاک کرنا بھی حرام ہے۔ قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ دونوں پر حاوی ہے۔

احادیث شریفہ:

۱:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "سات چیزوں سے بچو: (۱) شرک کرنا، (۲) جادو کرنا، (۳) ناحق کسی کا خون کرنا، (۴) سود کھانا، (۵) یتیم کا مال کھانا، (۶) جہاد میں میدان کارزار سے پیٹھ دکھانا، (۷) پاک دامن ایمان دار عورتوں پر بہتان لگانا۔" (تجرید صحیح مسلم عن ابوہریرہؓ)

۲:... "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق و فجور ہے اور قتال و خون ریزی کفر کے ہم پلہ ہے۔" (تجرید صحیح مسلم عن عبداللہ بن مسعودؓ)

۳:... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگوں کے معاملات میں جس چیز کا فیصلہ سب سے پہلے کیا جائے گا وہ انسان کے خون ہوں گے۔" (تفسیر ابن کثیر)

۴:... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز اور حقوق العباد میں سب سے پہلے انسانوں کی جان و مال اور آبروئیں ہوں گی، ان کا حساب پہلے ہوگا۔ (تجرید صحیح مسلم)

۵:... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس شخص نے کسی مسلمان کے قتل پر آدھے کلمے سے بھی اعانت کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ: یہ شخص اللہ کی رحمت سے محروم ہے۔" (تفسیر ابن کثیر)

وضاحت:

قتل ناحق اور خودکشی حرام اور اس کا کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا معاون یا قاتل کی بریت اور قصاص سے بچانے کے لئے جھوٹی گواہی دینے والے یا تعاون امداد فراہم کرنے والے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کردیے جائیں گے، جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ ہلاک اور عذاب کے سوا کیا ہوگا؟

اگر کسی کی جھوٹی گواہی سے کسی ایسے آدمی کو سزائے موت ہوگئی کہ جس کا قتل سے کوئی واسطہ نہیں تھا یا کسی کی جان بچانے کے لئے کسی دوسرے کو بلاوجہ ملوث کرکے جھوٹی شہادتوں کی بناء پر سزائے موت کرادی تو یہ جھوٹی گواہی دینے والے بھی خون ناحق کے مجرم ہوں گے۔

قاتل ترکہ سے محروم ہے:

حدیث شریف میں ہے کہ: "قاتل مقتول کے ترکہ کا وارث نہیں ہوتا۔" (مشکوٰۃ شریف)

یعنی اگر کسی ظالم نے مال و دولت کے لالچ میں اپنے مورث کو جس کا یہ وارث ہو ہلاک کردیا تو یہ قاتل اب اس مقتول کے ترکہ کا حقدار نہیں رہے گا اور ترکہ دوسرے ورثا میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس طرح دولت کے حصول کے لئے قتل کا یہ راستہ شریعت نے بند کردیا۔

خودکشی کرنے والا:

ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو کسی لوہے کے ہتھیار (خنجر، تلوار وغیرہ) سے ہلاک کرے گا تو وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ یہی ہتھیار پیٹ میں بھونکتا رہے گا، جس سے کبھی رہائی نصیب نہ ہوگی اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی وہ ہمیشہ زہر پیتا رہے گا، جس نے پہاڑ وغیرہ سے خود کو گرا کر ہلاک کیا وہ ہمیشہ اسی طرح خودکشی کرتا رہے گا اور یہ سب اس کے ساتھ جہنم کے آگ کے عذاب میں مبتلا رہیں گے اور کبھی رہائی نہ پاسکیں گے۔ (مفہوم ترجمہ تجرید مسلم)

۲:... ایک دوسرے واقعہ کا ذکر حدیث شریف میں آتا ہے کہ: ایک شخص کسی غزوہ میں بڑی بہادری سے جنگ کررہا تھا، جس کو دیکھ کر صحابہ کرامؓ داد دے رہے تھے، لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ جہنمی ہے، کچھ دیر بعد اس شخص نے زخموں کی تاب نہ لاکر اپنی تلوار سے خود کو ہلاک کرلیا۔ اسی طرح بے صبری اور عجلت نے شہادت کو خودکشی میں تبدیل کردیا اور جہنم کا مستحق ہوگیا۔

سزائے موت:

کسی مسلمان کا قتل شریعت نے صرف تین صورتوں میں جائز قرار دیا ہے۔ یہ بھی جہاں شریعت کے مطابق اسلامی قوانین کا نفاذ ہو اور معاملہ کا فیصلہ قاضی کی عدالت سے ہو، کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے اور جس ملک میں دوسرے قوانین کا نفاذ ہو، وہاں قانون نافذ کرنے والے ادارے اس پر مقدمہ کریں اور عدالت مروجہ قانون کے مطابق فیصلہ کرے۔

اسلام میں سزائے قتل صرف تین صورتوں میں جائز ہے:

۱:... خون ناحق کرنے والے قاتل کو بطور قصاص قتل کرنا۔

۲:... زانی محصن (شادی شدہ) کو زنا کی سزا میں قتل کرنا۔

۳:... مرتد: جو مسلمان ہونے کے

بعد پھر کفر اختیار کر لے اس کو ارتداد کی سزا میں قتل کرنا۔

بعض خاص حالتوں میں ڈاکازنی اور جاسوسی کی بھی یہ سزا ہو سکتی ہے۔

مسلمانوں کے علاوہ کفار اور مشرکین کو بھی صرف حالت جنگ و جہاد میدان کارزار میں قتل کرنا جائز ہے، ورنہ ان کی حفاظت بھی پُرامن رعایا ہونے کی صورت میں اسلامی حکومت کے ذمہ ہے۔

قصاص رحمت ہے:

کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والا قصاص یعنی بطور سزا قتل کئے جانے کے علاوہ خون بہادے کر بھی چھوٹ سکتا ہے، بشرطیکہ مقتول کے ورثا راضی ہو جائیں یا وہ معاف کر دیں۔

قصاص بھی اللہ تعالیٰ کی ایک رحمت ہے اگر مقتول کے ورثا کو قصاص مل جائے یا ان کی مرضی ہو تو وہ خون بہا وصول کرلیں تو یہ قتل کا سلسلہ ختم ہو جائے، لیکن ہمارے ملک میں نظام حکومت عملاً وہی ہے جو دو سو برس قبل انگریزوں نے رائج کیا تھا، جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مال دار قاتل کا جھوٹی شہادتوں کی بنا پر سزا سے بچ جانا ممکن ہے۔ بعض اوقات مقتول کے ورثا قتل کا مقدمہ ہی دائر نہیں کرتے اور خود انتقام لینا پسند کرتے ہیں جو شرعاً و قانوناً جائز نہیں۔

واضح رہے کہ اسلام میں قصاص ہے، انتقام نہیں ہے اور یہ قصاص اصل قاتل کے لئے ہے لیکن انتقام قاتل کے پورے خاندان اور بعض صورتوں میں پورے قبیلہ سے لینا ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ ایک قتل کے عوض متعدد قتل ناحق ہو جاتے ہیں۔

قصاص میں ایک قاتل کی جان ضرور جائے گی اور وہ اس کا سزاوار بھی ہے، لیکن اس ایک جان کی ہلاکت سے درجنوں دوسری جانیں محفوظ رہیں گی اور اگر اس شرعی قانون پر عملدرآمد کیا جائے تو یقیناً قتل کی وارداتیں نہ ہونے کے برابر کم ہو جائیں گی۔

قصاص ضروری ہے:

قصاص میں کسی ہمدردی کی ضرورت نہیں ورنہ یہ رعایت اور مروت معاشرے کا سرطان (کینسر) بن جائے گی، جیسا کہ اب ہمارے ملک میں ہے۔ قاتل کی نوعیت انسانی جسم کے اس عضو کی طرح ہے جو گل سڑ کر خراب ہو چکا ہے اور ماہر سرجن کی رائے کے مطابق انسانی جان اور جسم کو بچانے کے لئے اس عضو کا کاٹ دینا ضروری ہے۔ البتہ خون بہا کی اجازت شریعت نے دی ہے، اگر مقتول کے ورثا اپنی مرضی سے اس کے لئے تیار ہوں تو خون بہا ادا کر کے قاتل کی جان بخشی ہو سکتی ہے۔ خون بہا کے لئے بھی تفصیل طے شدہ ہے تاہم یہ اختیار ہے کہ آپس میں جس طرح طے کر لیا جائے وہی قابل عمل ہے۔ کسی نے قاتل کو بچانے کی ناجائز طور پر کوشش کی یا جھوٹی شہادت دی یا دلائی تو ایسا شخص اس قتل میں معاون سمجھا جائے گا۔

قاتل صرف ایک انسان کا قاتل ہی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والا ہے، جس کی سخت سزا مقرر ہے۔

نفاذ شریعت کی برکت:

قصاص اور دیگر شرعی قوانین کے نفاذ کے باعث سعودی عرب دنیا کے تمام ممالک میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ جہاں امن و امان ہے اور جرائم کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قانون شریعت پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے اس میں چور راستے اختیار نہیں کئے جاتے بلکہ حقیقی طور پر عملدرآمد ہوتا ہے، جس کی مثال شاہ فیصل شہیدؒ کے قاتل کے قصاص کی صورت میں دی جا سکتی ہے جو خود بھی شاہی خاندان کا فرد تھا اور شاہ فیصل شہیدؒ کے بھائی کا بیٹا تھا۔ کچھ عرصہ قبل زنا کی حد میں ایک شہزادی اور اس کے ساتھ ایک سفیر کا بیٹا سر عام قتل کیا جا چکا ہے۔ اگر شاہی خاندان کے افراد حد و قصاص کے تحت سر بازار عام آدمی کی طرح قتل کئے جا سکتے ہیں تو عام آدمی کو یہ غور کرنا پڑے گا کہ اگر میں نے ایسی کوئی غلط بات کی تو نتیجہ سامنے ہے۔

اصل چیز قانون پر عمل کرنا اور کرانا ہے۔ قانون بنا دینا یا قانون کو تسلیم کر لینا نہیں ہے، قانون بنانے والے خود پابندی کریں تو دوسرے لوگ اس کی اہمیت کو تسلیم کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تاریخی فقرہ احادیث شریف میں محفوظ ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے کہ جب ایک عورت فاطمہ نامی چوری کے الزام میں پکڑی گئی۔ اس کا ہاتھ کاٹنا شہادتوں اور گواہوں کے مطابق ضروری تھا۔ یہ ایک نومسلم قبیلہ کے مال دار خاندان کی عورت تھی۔ اس کی سفارش کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ ممکن ہے کہ اس سزا کے بعد یہ قبیلہ اسلام سے انحراف کر جائے، اس لئے اس کو چھوڑ دیا جائے۔

راوی کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سفارش سن کر غصہ ہوئے اور آپ کو شدید ناگوار گزرا، چہرہ انور پر تکدر کے آثار ظاہر ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کا مفہوم پیش ہے:

"خدا کی قسم! اگر اس کی جگہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہوتی تو اس کو بھی سزا ضرور ملتی اور ہاتھ کاٹا جاتا۔"

آج بھی نفاذ شریعت اسی وقت رحمت ہوگا جب اس پر عمل غریب و امیر، فقیر و وزیر سب کے لئے یکساں ہوگا، اگر محض نام کے لئے ہو تو معاشرہ کے لئے زیادہ تباہ کن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ عقل سلیم اور صراط مستقیم عطا فرمائے اور ہمیں اتباع سنت کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔☆☆

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سراپا!

مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا تھا، نہ آپ پست قد تھے بلکہ میانہ تھا البتہ درازی کی طرف مائل تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم گندمی رنگ کے تھے آپ کی پیشانی مبارک کشادہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، گردن نہایت خوبصورت، چہرۂ انور کتابی اور نورانی تھا جس نے آپ کے چہرۂ انور کو دیکھا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کو چودھویں رات کے چاند سے زیادہ منور بیان کیا۔

چہرۂ انور سے جب پسینہ ٹپکتا تو موتیوں کی طرح معلوم ہوتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ میں خاص قسم کی خوشبو تھی جو مشک وعنبر سے بھی زیادہ تیز معطر تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کی پتلی نہایت سیاہ بڑی بڑی، سرگیں حالاں کہ سرمہ آنکھوں میں نہ ہوتا تھا، آنکھوں میں سرخ ڈورے تھے مژگاں (پلکیں) دراز، دونوں ابروں کے درمیان کشادگی اور آپ کے ابرو خمدار تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک مبارک منور، اونچی اور پر رونق تھی، دندان مبارک باریک آبدار اور سامنے کے دانتوں میں ذرا سا فصل تھا، مسکراتے وقت دندان مبارک ظاہر ہوتے تو ایسا معلوم ہوتا جیسے موتی بکھرے ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال نہ بالکل پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کسی قدر گھونگھریالے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک گنجان تھی۔ سر اور داڑھی مبارک میں جو بال سفید موجود تھے اس کے بارے میں الگ الگ روایتیں ہیں بعض نے چودہ بعض نے سترہ بعض نے اٹھارہ اور بیس بیان کئے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم ہموار، سینہ مبارک فراخ اور چوڑا تھا، سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کبوتر کے انڈے کے برابر گوشت کا ابھرا ہوا حصہ تھا، جس کو مہر نبوت کہتے ہیں۔ بازو اور پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں۔ کلائیاں دراز، ہتھیلیاں چوڑی اور قدمین مبارک پر گوشت تھے، رفتار تیز، نظریں نیچی، آگے کی طرف جھک کر چلتے، بات کرتے وقت پوری طرح متوجہ رہتے، حیا کے باعث شرمیلے انداز سے دیکھا کرتے تھے۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثنا کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضرت حسان بن ثابتؓ نے کیا خوب فرمایا ہے:

واحسن منک لم تر قط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرا من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاء

جمال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد کی نظر میں:

ابن ہشام سیرت النبی میں لکھتے ہیں کہ ”جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما رہے تھے، تو غار ثور سے نکلنے کے بعد پہلے ہی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قبیلہ خزاعہ کی ایک مہمان نواز خاتون ام معبد کے خیمہ کے پاس سے ہوا۔ یہ ایک معمر خاتون تھیں۔ راہ گیروں کو پانی پلانا اور کچھ کھجور یا دودھ موجود ہوتا تو اس سے ضیافت کرنا ان کا معمول تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیمے پر پہنچے تو اتفاق یہ کہ ام معبد کے پاس کچھ نہ تھا جو پیش کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ نے دریافت کیا کہ ان کے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے جس کو خرید سکیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس وقت کچھ بھی نہیں ہے جو پیش کر سکوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ اس خیمے کے ایک گوشے پر پڑی جس میں ایک کمزور اور نڈھال بکری بندھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیسی بکری ہے؟ ام معبد نے عرض کیا کہ یہ کمزور نڈھال بکری ہے، ریوڑ کی دوسری بکریوں کے ساتھ چل نہیں سکتی، اس لئے اس کو باندھ رکھا ہے، آپ نے فرمایا کہ اس کا دودھ مل سکتا ہے؟ ام معبد نے عرض کیا کہ یہ اس درجہ نڈھال ہے کہ دودھ دے نہیں سکتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس کو دوہ سکتا ہوں؟ ام معبد نے کہا، اگر آپ اس کو دوہ سکیں تو حاضر ہے۔ ارشاد ہوا: اس کو ادھر لاؤ، بکری حاضر کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھن پر بسم اللہ کہہ کر ہاتھ رکھا اور ایک برتن مانگا، وہ برتن دودھ سے لبریز ہو گیا یہاں تک کہ زمین پر گرنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نوش فرمایا، حضرت ابوبکرؓ، حضرت ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ اور عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر مبارکباد

محترم جناب .... سفیر گیمبیا، افریقا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہ کریم آپ کا وقار اور بلند کرے۔ آمین۔

اخباری اطلاعات کے مطابق حال ہی میں سپریم اسلامک کونسل آف گیمبیا نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا نہایت جرأت مندانہ اقدام کیا ہے، جس پر گیمبیا کے صدر محترم جناب یحییٰ ابوبکر صاحب، اراکین سپریم اسلامک کونسل، دینی و مذہبی علمائے کرام خصوصاً اسٹیٹ ہاؤس کے امام جناب مولانا حاجی عبدالعلی فاتے صاحب و دیگر مسلمانانِ گیمبیا زبردست مبارکباد کے مستحق ہیں، جن کی محنتوں، کاوشوں اور کوششوں سے گیمبیا میں قادیانی و مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

ہم پوری مسلم امہ خصوصاً پاکستان کے علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آپ کے اس فیصلہ کی بھرپور حمایت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ! اب گیمبیا میں قادیانی گروہ مزید اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری نہیں رکھ سکے گا اور اسلام کے نام پر اپنے ملحدانہ عقائد و نظریات کا پرچار کر کے یہاں کے عوام کو مزید دھوکا اور انتشار میں مبتلا نہیں کر سکے گا۔

ایک بار پھر ہم آپ کو ختم نبوت کا علم بلند کرنے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ بروز محشر ہم سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اس مسئلہ میں کسی قسم کا تعاون مطلوب ہو تو ہم اس کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے ہوئے اپنا شرف محسوس کریں گے۔ امید ہے اسلام کی سربلندی اور تحفظ ناموس رسالت کی حفاظت جاری رہے گی۔

والسلام

(ڈاکٹر مولانا) عبدالرزاق اسکندر (مدظلہ)

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بن ارقط جو راستہ دکھانے کے لئے ساتھ ہولئے تھے، ان سب نے سیر ہو کر پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اس بکری کو دوہا اور وہ پیالہ ام معبد کے حوالے کر کے روانہ ہو گئے۔

کچھ دیر بعد جب ام معبد کا شوہر آیا تو اس نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟

ام معبد نے کہا کہ ایک بابرکت شخص ادھر آیا تھا۔ یہ دودھ اسی کی فیض رسانی کا نتیجہ ہے۔ شوہر نے دریافت کیا کہ وہ کون تھا؟ اس کا حلیہ کیا تھا؟ اس پر ام معبد نے کہا:

”میں نے ایک انسان دیکھا پاکیزہ رو، کشادہ چہرہ روشن، ہموار شکم، سر میں بھرے ہوئے بال، صاحب جمال، آنکھیں سیاہ و فراخ، بال لمبے اور گھنے، آواز میں مردانگی و شیرینی، گردن موزوں، روشن اور چمکتے ہوئے دیدہ، سرگیں آنکھ، باریک اور پیوستہ ابرو، سیاہ گھنگریالے گیسو، جب خاموش رہتے تو چہرہ پُروقار معلوم ہوتا، جب گفتگو فرماتے تو دل ان کی طرف کھنچتا، دور سے دیکھو تو نور کا ٹکڑا، قریب سے دیکھو تو حسن و جمال کا آئینہ، بات میٹھی دانت جیسے موتیوں کی لڑی، قد نہ ایسا پست کہ کمتر نظر آئے، نہ اتنا دراز کہ معیوب معلوم ہو، بلکہ ایک شاخ گل ہے جو شاخوں کے درمیان ہو۔ ان کے ساتھی ایسے جو ہمہ وقت ان کے گرد و پیش رہتے ہیں، جب وہ کچھ کہتے ہیں تو یہ خاموش سنتے ہیں، جب حکم دیتے ہیں تو تعمیل کے لئے جھپٹتے ہیں، مخدوم و مطاع، نہ کوتاہ سخن اور نہ فضول گو۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سراپا، جب اس خاتون کے شوہر ابومعبد نے سنا تو بے ساختہ اس کی زبان سے نکلا: ”ھذا واللہ صاحب قریش الذی تطلبہ“ یہ تو، واللہ قریش والا معلوم ہوتا ہے جس کی ان لوگوں (قبیلہ قریش والوں) کو تلاش ہے۔

☆☆..........☆☆

جاوید احمد غامدی

سیاق وسباق کے آئینہ میں

حضرت مولانا فضل محمد مدظلہ

چھٹی قسط

کیا جاوید احمد غامدی کو اجتہاد کا حق حاصل ہے؟

ہر آدمی پر وساوس کی کثرت سے ایک رنگ چڑھ جاتا ہے، پھر یہ وساوس اس شخص کے خیالات اور اس کے تفکرات اور رجحانات کو متأثر کردیتے ہیں، پھر وہ شخص عُجب، پندار اور خود پسندی کا شکار ہوجاتا ہے، اس موقع پر مرکز وساوس شیطان لعین اس کا پیچھا کرتا ہے اور اس کے دل ودماغ میں دن رات ایسے ایسے جدید نکتے اور جدید علمی حقائق القاء کرتا رہتا ہے، جس کی وجہ سے یہ شخص سمجھ بیٹھتا ہے کہ وہ اجتہاد کے کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ گیا ہے، پھر وہ قلم اٹھاتا ہے اور قرآن وحدیث کے نصوص اور احکام کو تختۂ مشق بناتا ہے اور ابلیس لعین اپنے القاءات کو مزید تیز کرتا رہتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَاِنَّ الشَّیٰطِیْنَ لَیُوْحُوْنَ اِلٰٓی اَوْلِیٰٓـئِھِمْ لِیُجَادِلُوْکُمْ، وَاِنْ اَطَعْتُمُوْھُمْ اِنَّکُمْ لَمُشْرِکُوْنَ“ (الانعام:۱۲۱)

ترجمہ:...”اور شیاطین اپنے دوستوں کو القاءات کرتے رہتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے شیاطین کی اطاعت کی تو بے شک تم مشرک بن جاؤ گے۔“

پھر یہ شخص دین اسلام کے مسلمات کو نیا رخ دے کر نئے ڈھب پر لاتا ہے اور ایک فتنہ کھڑا کردیتا ہے۔ جاوید احمد غامدی اور ان کے شاگردوں کے ساتھ یہی کچھ ہوا ہے اور ان کے پیشرو اس قسم کے وسواسی لوگوں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا ہے۔ اس قسم کے لوگ اپنے بارے میں بہت بڑی خودرائی، پندار اور اعجاب بالرائے کے شکار ہوتے ہیں، یہاں تک کہ درجۂ اجتہاد کے منصب سے بڑھ کر ان میں سے بعض نے تو نبوت کا دعویٰ کیا۔

حکایت: ہمارے ہاں بگرام میں ایک شخص کا نام فیض محمد ہے، مالی پریشانیوں نے جب اس کو بہت تنگ کیا تو وہ وساوس کا شکار ہوگیا اور اس نے علی الاعلان کہہ دیا کہ میں ”گورنمنٹ ہوں“ میں نے دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کاغذ کے ٹکڑے ہوتے تھے اور وہ اس پر لکھتا رہتا تھا کہ میں وزیراعلیٰ کو حکم دیتا ہوں کہ اتنے کروڑ روپے فلاں کو دیدو اور اتنے کروڑ فلاں کو دیدو، وہ خط نہیں لکھ سکتا تھا، صرف انگریزی میں ہندسے لکھ کر آرڈر جاری کرتا تھا، گاؤں کے لوگوں کے ہاں اس کا نام ہی گورنمنٹ چاچا پڑ گیا، اب وہ شخص لاہور میں کہیں چوکیدار ہوگیا ہے۔ میں غامدی صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی گورنمنٹ چاچا نہ بنو، وقت کے سارے علماء، عقلاء، عرفاء اور ارباب نظر کہتے ہیں کہ آپ غلط راستے پر چل پڑے ہیں اور آپ بضد ہیں کہ میں صحیح راستہ پر ہوں۔ ادھر دنیا کے سارے اہل باطل نے آپ کو خوش آمدید کہا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ واقعی غلطی کررہے ہیں۔ علماء کی نصیحت کے باوجود باز آجانے کے بجائے آپ مزید غلطیوں میں غوطے کھارہے ہیں اور دوسروں کو غلط کہہ رہے ہیں اور دین اسلام کو لاوارث لاش سمجھ کر اُسے جھنجھوڑ رہے ہیں، لیکن یاد رکھو! یہ دین لاوارث نہیں ہے، اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو اس کا محافظ ہے: ”اِنَّ لِلْاِسْلَامِ رَبًّا یَّحْمِیْہِ“

ایک ضابطہ علماء نے لکھا ہے کہ جب عمل میں آدمی غلطی کرتا ہے تو وہ کسی وقت توبہ کرکے ہدایت پر آسکتا ہے، لیکن جب علم غلط ہوجاتا ہے تو آدمی ایسا گمراہ ہوجاتا ہے کہ ہدایت پر آنے کا امکان ختم ہوجاتا ہے۔ دیکھو قادیانیوں اور آغا خانیوں کا علم غلط ہوگیا ہے، ذکریوں کا علم غلط ہوگیا ہے، ہندوؤں اور سکھوں کا علم غلط ہوگیا ہے تو وہ اپنی گمراہی سے پیچھے ہٹنے کا نام ہی نہیں لیتے ہیں۔ غامدی صاحب اور ان کے شاگردوں کا اجتہاد کے میدان میں علم غلط ہوگیا ہے، دین اسلام کے ابتدائی اساسی نقشہ میں بھی ان کا علم غلط ہوگیا ہے اور انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ دین بے شک دین برحق ہے، لیکن اس کے بہت سارے احکامات دور اول کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے تھے، ہمیشہ کے لیے نہیں اور اصل رسالت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہے، محمد ﷺ بطور مجدد تشریف لائے ہیں، اس قسم کے دیگر خطرناک دعاوی بھی ہیں جو میں آئندہ لکھوں گا، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غامدی صاحب اپنے آپ کو مجتہد سمجھتے ہیں اور اپنے اجتہاد پر جمے ہوئے ہیں، لہٰذا سردست اجتہاد کی تعریف وشرائط اور اس کے مقام کو واضح کرنا ضروری ہے۔

اجتہاد کا مقام:

شریعت میں اجتہاد کا بہت بڑا مقام ہے، لیکن اجتہاد کا ایک تعارف اور پہچان ہے اور اس کے لیے چند شرائط ہیں، ہر آدمی اجتہاد کی اہلیت نہیں رکھتا، اگرچہ وہ بزعم خود اپنے آپ کو بڑا مجتہد سمجھتا ہو۔ چنانچہ ”الوجیز“ میں اجتہاد کی تعریف یہ لکھی ہے:

”ھو بذل المجتھد وسعہ فی طلب العلم بالأحکام الشرعیۃ بطریق الاستنباط۔“

ترجمہ: ’’بطور استنباط احکام شرعیہ کے حاصل کرنے میں مجتہد کی پوری کوشش کا نام اجتہاد ہے۔‘‘

’’قواعد الفقہ، صفحہ:۱۶۰‘‘ میں اجتہاد کی تعریف اس طرح ہے:

’’ھو فی الاصطلاح استفراغ الفقیہ الوسع لیحصل بہ الظن بحکم شرعی۔‘‘

ترجمہ: ’’فقیہ کا انتہائی کوشش کرنا، تاکہ اس کو شرعی حکم کا ظن غالب حاصل ہوجائے۔‘‘

’’قاموس الوحید‘‘ میں علامہ وحید الزمان کیرانوی ؒ نے اجتہاد کی اردو تعریف اس طرح کی ہے:

’’اجتہاد ماہر فقیہ کی اس آخری کوشش کا نام ہے جو کسی معاملہ میں حکم شرعی کا ظن غالب حاصل کرنے کے لیے کی جائے۔‘‘

(القاموس الوحید، ص:۲۹۰)

ان تعریفات میں حکم شرعی حاصل کرنے کی قید لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص حکم شرعی کی غرض سے نہیں بلکہ لغوی حسی یا عقلی احکام سے واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے اجتہاد کرتا ہے تو وہ اجتہاد نا قابل اعتبار ہوگا۔ آج کل ماڈرن طبقہ اجتہاد کرنے کا زور لگاتا ہے۔ ان کا مقصد حکم شرعی حاصل کرنا نہیں ہوتا، بلکہ غیر شرعی حکم تلاش کرنے کے لیے اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ غامدی صاحب اور ان کے شاگرد اجتہاد کی اسی وادی میں سرپٹ دوڑ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس مکروہ اجتہاد کے ذریعہ سے دسیوں غیر شرعی احکامات کا استنباط کیا ہے۔ تعجب اس پر ہے کہ غامدی صاحب اور ان کے شاگردوں کو دین اسلام میں نقب زنی اور اس کے احکام کی تغلیط ہی نظر آرہی ہے، جب بھی قلم اٹھاتے ہیں کسی اسلامی حکم کے خلاف ہی لکھتے ہیں۔ کیا اسلام کی خدمت کا یہی پہلو ان کو نظر آرہا ہے؟ خدمت کا کوئی اچھا پہلو ان کو نظر کیوں نہیں آتا؟ چنانچہ غامدی صاحب نے اپنی کتاب ’’میزان‘‘ کا تعارف اس طرح کیا ہے:

’’اسلام کو جس طرح میں نے سمجھا ہے، یہ اس کا بیان ہے۔‘‘ (غامدی علماء کی نظر میں، ص:۴۱)

غامدی نے مزید لکھا ہے کہ:

’’کم و بیش ربع صدی کے مطالعہ و تحقیق سے میں نے اس دین کو جو کچھ سمجھا ہے، وہ اپنی کتاب میزان میں بیان کردیا ہے۔ اس کی ہر محکم بات کو پروردگار کی عنایت اور میرے جلیل القدر استاد امام امین احسن اصلاحی کے فیض تربیت کا نتیجہ سمجھئے۔‘‘ (دیباچہ اخلاقیات)

انہیں نا اہل لوگوں کے مجتہد بن بیٹھنے کے بارے میں علامہ ابن خلدون ؒ نے اپنے مقدمہ میں اجتہاد سے متعلق فیصلہ کن رائے لکھی ہے، فرماتے ہیں:

’’اسلامی ممالک میں لوگوں نے انہیں چاروں اماموں کی تقلید پر قناعت کیا ہے اور دیگر اماموں کی تقلید کرنے والوں کا نام ونشان باقی نہ رہا، لوگوں نے اختلاف مسالک کا دروازہ بند کردیا، کیونکہ علوم کی اصطلاحات کی کثرت ہوگئی اور اجتہاد کے مقام تک پہنچنے کے لیے لوگوں میں صلاحیت نہیں رہی اور اس لیے بھی کہ ہر کس و ناکس مجتہد نہ بن بیٹھے۔ اس لیے صراحت سے کہہ دیا کہ اب لوگ اجتہاد کی صلاحیت سے عاجز ہیں اور سب تقلید کے لیے مجبور ہیں۔‘‘

(مترجم مقدمہ ابن خلدون)

علامہ مزید لکھتے ہیں:

’’آج فقہ کا بس اتنا ہی مفہوم ہے، اگر آج کوئی مجتہد بن بیٹھے تو اس کے اجتہاد کو کوئی تسلیم نہیں کرے گا اور نہ اس کی تقلید پر کوئی آمادہ ہوگا، آج دنیا کے تمام مسلمان انہیں چار اماموں کی تقلید کی طرف لوٹ گئے ہیں۔‘‘

(مقدمہ ابن خلدون مترجم:۴۴۳)

علامہ ابن خلدون ؒ کی ایک عربی عبارت ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

’’ومدعی الاجتہاد لہذا العہد مردود علی عقبہ ومہجور تقلیدہ وقد صار أہل الإسلام الیوم علی تقلید ہؤلاء الائمۃ الأربعۃ۔‘‘

(مقدمہ ابن خلدون، ج:۱، ص:۴۴۸)

ترجمہ:... ’’اس دور میں اجتہاد کا دعویٰ کرنے والا پیچھے دھکیل دیا گیا ہے اور اس کی تقلید ترک کردی گئی ہے اور آج کے مسلمان ائمہ اربعہ

حقیقی معنوں میں حق کے طالب بنیں

علم حقیقی اللہ کا نور ہے، یہ خدا کے نافرمان کو عطا نہیں کیا جاتا، دوسرے جو شخص کبیرہ و صغیرہ اور ظاہری و باطنی گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتا ہے، اس کی منجانب اللہ رہنمائی ہوتی ہے، یہ نہیں ہوسکتا کہ خدا کا فرمانبردار ہو اور گمراہ راہوں میں بھٹک رہا ہو، بلکہ اللہ پاک اپنے فضل و انعام سے اسے سیدھی راہ پر خود ہی کھینچ لاتے ہیں، اگر آپ حقیقی معنوں میں حق کے طالب ہیں تو پھر تمام گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں، دیکھیں چند یوم میں تمام تاریکیاں مٹتی نظر آئیں گی، ظلمتیں بھاگتی نظر آئیں گی، حق روز روشن کی طرح واضح ہوجائے گا۔ ہم خدا کی نافرمانی بھی نہ چھوڑیں، اپنے خالق، مالک سے راہ حق کی دعا بھی نہ کریں، غور و فکر کی زحمت بھی گوارا نہ کریں، ایسوں کو کیا طالب حق کہا جاسکتا ہے؟

کی تقلید پر جمع ہوچکے ہیں۔"

ابن خلدون ؒ کے کلام سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ اب اجتہاد کا دروازہ بند ہوچکا ہے اور اس پر سینکڑوں سال سے پہلے اجماع منعقد ہوچکا ہے۔ علماء امت اور فقہاء ملت نے اجتہاد کی اہلیت کے لیے جو شرائط مقرر کی ہیں، اس کی کچھ تفصیل اس طرح ہے:

۱:......**عربی زبان میں مہارت:** اس شرط کی ضرورت اس لیے ہے کہ اسلامی شریعت کی زبان عربی ہے اور قرآن وحدیث کی زبان فصاحت وبلاغت آسمان عروج پر ہے، اس لیے جب تک کوئی مجتہد عربی زبان کے مختلف اسالیب، محاورات اور ضرب الامثال کو اچھی طرح نہیں سمجھتا، وہ قرآن وحدیث کے مفاہیم اور عبارتوں کی تلمیحات واشارات وامثال کو کیسے سمجھ سکتا ہے؟

۲:......**قرآن حکیم کا علم:** اجتہاد کے لیے یہ شرط اس لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم ہی اصل الاصول ہے اور ہر دلیل کا مرجع ہے۔ قرآن کے علم کا مطلب یہ ہے کہ مجتہد کو یہ معلوم ہو کہ قرآن حکیم میں کتنی آیات احکام سے متعلق ہیں، ناسخ اور منسوخ کیا ہے اور احکامات کے اسباب نزول کیا ہیں۔

۳:......**سنت کا علم:** اس کا مطلب یہ ہے کہ مجتہد کو احادیث میں صحیح اور ضعیف کی پہچان ہو، راویوں کا حال جانتا ہو، جرح وتعدیل کا علم رکھتا ہو، احادیث کو ایک دوسرے پر ترجیح کے قواعد کا علم رکھتا ہو اور ناسخ ومنسوخ کے اصول کو جانتا ہو۔

۴:......**اصول فقہ کا علم:** مجتہد کے لیے اصول فقہ کا علم اس لیے ضروری ہے کہ اس علم کے ذریعے وہ شرعی دلائل اور اس کے مآخذ مصادر اور احکام کے استنباط کے طریقے جان لیتا ہے۔

۵:......**مواقع اجماع کا علم:** یہ شرط اس لیے ضروری ہے تاکہ مجتہد کی نظر اس پر ہو کہ شرعی احکام میں کہاں کہاں علماء کا اجماع منعقد ہوا ہے، تاکہ یہ مجتہد ایسے حکم کا استنباط نہ کرے جو علماء کے اجماع کے خلاف ہو۔

۶:......**مقاصد شریعت کا علم:** یہ شرط اس لیے ضروری ہے کہ شریعت میں احکام کی علتوں اور لوگوں کی مصلحتوں کا جو خیال رکھا گیا ہے وہ مجتہد کی نظر میں ہو، وہ عوام کے عرف وعادت سے واقف ہو، کیونکہ لوگوں کے مصالح کی رعایت ان چیزوں کے جاننے کے بغیر ممکن نہیں ہے اور لوگوں کے مصالح کی رعایت شریعت کے مقاصد میں سے ہے۔

۷:......**فطری استعداد:** یہ شرط اس لیے ہے کہ فطری صلاحیت اگر مجتہد میں نہ ہو، صرف علمی رد وکد سے وہ مقاصد حاصل نہیں ہوسکتے ہیں جو ایک مجتہد کے لیے ضروری ہے، یہاں زور قلم اور فنکاری مضمون نگاری نہیں، بلکہ ٹھوس اور سلیم فطرت کی ضرورت پڑتی ہے۔

مندرجہ بالا سات شرائط عام فقہائے کرام نے مقرر کی ہیں، لیکن علامہ آمدی ؒ نے "مناھج الاجتہاد، ص:۲۶۱" پر ایک بنیادی شرط لکھی ہے، وہ یہ کہ مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ اس کا اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور یوم آخرت پر کامل اور مکمل ایمان ہو اور اس کو ضروریات دین کے تمام امور کا علم ہو اور وہ جانتا ہو کہ اس کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا ہے۔ امام غزالی ؒ نے ایک اضافی شرط لکھی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہو، عادل ہو اور ہر ایسی بات سے بچنے والا ہو جو افتاء اور قضاء کے منصب پر فائز کسی بھی شخص کو مجروح ومتہم کرنے والی ہو۔

بہرحال ان شرائط اور تعریفات کا اکثر حصہ مولانا ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کی کتاب "ائمہ اربعہ کے اصول اجتہاد، باب:۵، صفحہ:۱۶۰ تا صفحہ:۱۶۷" سے بطور خلاصہ لیا گیا ہے۔ اس بحث کے لکھنے سے میرا مقصد یہ ہے کہ آج کل اجتہاد کے شوقین دعویداروں کی آنکھیں کھل جائیں کہ اجتہاد کا میدان کیا ہے اور یہ بے چارے کس گلی میں بند پڑے ہیں۔ واللہ الموفق وھو یھدی السبیل۔

(جاری ہے)

کہاں یہ شان کہاں یہ وقار پھولوں میں — تکوں مدینہ کے پھر کیوں نہ خار پھولوں میں
نبی کے سایہ رخسار کی بدولت ہے — یہ رنگ روپ، یہ نقش ونگار پھولوں میں
بہار صدق وصفا، آب ورنگ، عدل وکرم
عیاں ہے صاف خلافت کے چار پھولوں میں
نجیب

زمانہ بھر میں ہے اصحاب پاک کی خوشبو
چمک گیا چمن دہر چار پھولوں میں
امیر مینائی

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی

نوجوان نسل کا بگاڑ......ذمہ دار کون؟

ڈاکٹر نوشاد علی

اسلامی تعلیمات کے مطابق ہر وہ شخص ناکام و نامراد ہے جو آخرت کے امتحان میں ناکام ہو جائے، خواہ دنیا کی زندگی میں اس نے کتنا ہی عروج حاصل کیا ہو، لیکن صرف دنیا کی زندگی کے اعتبار سے بھی اگر غور کیا جائے تو کسی انسان کا ضمیر اگر اس قدر مردہ ہو چکا ہو کہ اپنے ذاتی فائدے کے علاوہ اسے کچھ نظر ہی نہ آتا ہو تو ایسے شخص کو چالاک، مکار اور خود غرض تو کہا جاسکتا ہے، عقلمند افراد میں اس کا شمار کرنا تو انسانیت کے ساتھ دشمنی ہوگی، ایسے ترقی یافتہ افراد سے تو دیہات کے وہ سیدھے سادے لوگ بہتر ہیں، جن میں غربت اور تعلیم کی کمی کی وجہ سے دوسری کئی بُرائیاں تو ہو سکتی ہیں، لیکن وہ انسان اور جانور میں فرق کرنا جانتے ہیں۔نوجوان نسل کے کارناموں کو دیکھ کر تو کئی بار دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ:

"اے رب رحیم و کریم! میری اولاد کو ایسی ترقی سے محفوظ رکھ، جہاں پہنچ کر وہ اپنوں کو پہچاننے سے بھی انکار کردے۔"

ایک صاحب نے شہر کی ایک بہترین کالونی میں ایک کوٹھی خریدی، کوٹھی کا معائنہ کرتے ہوئے جب وہ اس کی خوبیاں بیان کررہے تھے تو ایک اہم خوبی انہوں نے یہ بھی بتائی کہ بڑا ہی پُرسکون ماحول ہے، یہاں شفٹ ہوئے ہم لوگوں کو چھ ماہ سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن ابھی تک نہ تو ہم نے ہی کسی سے ملنے کوشش کی ہے اور نہ ہم سے ہی کوئی ملنے آیا ہے، پرانے پڑوس کی طرح نہیں ہے کہ جب دیکھو منہ اٹھائے چلے آرہے ہیں، دراصل تعلیم اور جہالت کا یہی فرق ہوتا ہے، یہاں پر سب ہی لوگ پڑھے لکھے اور مہذب ہیں، انہیں نہ اپنی زندگی میں کسی کا دخل پسند ہے اور نہ خود کسی کی زندگی میں دخل انداز ہوتے ہیں، غور کیجئے! لوگوں کی سوچ میں کس قدر تبدیلی آچکی ہے، پہلے کہا جاتا تھا کہ بہت ہی ملنسار ہونا خوش اخلاق کی علامت تھی، لیکن جدید دور میں جب لوگ ایک دوسرے سے ملنا جلنا بند کردیں تو یہ ان کے مہذب ہونے کی علامت تصور کیا جائے گا۔

میرے ایک غیر مسلم دوست جو ایک اعلیٰ سرکاری عہدے پر فائز ہیں، کسی دیہات کے رہنے والے ہیں، ایک بار انہوں نے خود بتایا کہ چھتیس سال کی نوکری ہے، لیکن آج تک گاؤں جانا نہیں ہوسکا، والدہ، والد، بہن، بھائی سب لوگ ہیں لیکن نوکری اور گھر کے اتنے کام لگے رہتے ہیں کہ گاؤں جانے کے لئے بھی وقت ہی نہیں نکال سکا، کبھی کبھی وہی لوگ آجاتے ہیں تو ملاقات ہوجاتی ہے، غور کیجئے! چھتیس سال کا عرصہ تھوڑا نہیں ہوا کرتا، میرے مذکورہ دوست کو اس طویل عرصے میں کبھی اتنا وقت نہیں مل سکا کہ خود جاکر اپنے گاؤں والوں، رشتے داروں اور اپنے والدین کی خیر خیریت معلوم کرسکے، وہ جس وقت یہ سب کچھ بتا رہے تھے، میں ان کے چہرے کے تاثرات کو پڑھنے کی کوشش کررہا تھا، میں نے محسوس کیا کہ اپنے کئے پر نہ انہیں کوئی افسوس ہے اور نہ احساس و ندامت، ترقی کے غرور سے اکڑا ہوا بالکل بے حس اور سپاٹ چہرہ میرے سامنے تھا۔

انسان کس قدر گھٹیا، نیچ اور پتھر دل ہوسکتا ہے، اس سے متعلق اپنے ساتھ گزرا ہوا ایک واقعہ میرے ایک دوست نے اس طرح بیان کیا:

"شہر کے ایک مشہور ڈاکٹر کے گھر جانے کا اتفاق ہوا، ڈاکٹر صاحب سے ملاقات نہیں ہوسکی، برآمدے میں بیٹھا ہوا ایک شخص رامائن پڑھ رہا تھا، عمر تقریباً ۷۰ سال تھی، بکھرے اور بے ترتیب بال، بڑھی ہوئی داڑھی، میلا کچیلا لباس، پھٹی ہوئی دھوتی، معلوم ہوا کہ وہ ڈاکٹر صاحب کے والد ہیں، کوٹھی کے باہر ایک پیڑ تھا، ہم لوگ وہیں کھڑے ہوکر بات کرنے لگے، ضعیف آدمی نے اپنی داستان غم کچھ اس طرح بیان کی: ہم لوگ مظفر نگر کے ایک دیہات کے رہنے والے ہیں، ڈاکٹر میرا اکلوتا بیٹا ہے، گاؤں میں تھوڑی بہت زمین تھی، زندگی مشکل ضرور تھی لیکن پھر بھی عزت وسکون کے ساتھ گزر رہی تھی، زمین بیچ کر اسے ڈاکٹر بنایا، زمین بیچ کر ہی اس کا کلینک اور نرسنگ ہوم بنوایا گیا، گھر، گھیر، جانور اور جو بھی تھوڑی بہت زمین باقی بچی تھی اسے بیچ کر یہ کوٹھی بنوائی گئی تھی سب کچھ بک چکا تھا لیکن اس کے باوجود میں خوش تھا، میں بھی اپنے کو بڑا آدمی شمار کررہا تھا، سچ بات یہ ہے کہ بڑا آدمی ہونے کا احساس ہی کچھ عجیب ہوتا ہے، بہت دن کھیتی میں ہڈیوں کو پانی کیا، سوچتا تھا اب کچھ

عیش کی گزاری جائے، لیکن شہر آ کر جلد ہی معلوم ہو گیا کہ عیش کے دن تو وہی تھے جو میں دیہات میں گزار کر آیا ہوں، جب تک بیوی حیات تھی، پھر بھی غنیمت تھا، لیکن اس کے بعد سے تو حال یہ ہے کہ نوکرانی بھی کھانا اس طرح پٹک کر جاتی ہے، جیسے وہی میری اَن داتا ہے، بیٹا اور بہو مجھ سے کبھی بات نہیں کرتے، پوتے کے ساتھ کھیل کر دل بہلانا چاہتا ہوں لیکن کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے اسے بھی بلا لیا جاتا ہے، بوڑھا رو رہا تھا لیکن آخر میں اس نے جو کچھ کہا وہ بھی ترقی یافتہ معاشرے پر ایک بہترین تبصرہ ہے، بیٹا! یہ جو شاندار بنگلے اور کوٹھیاں تم دیکھ رہے ہو، ان میں انسان نہیں زندہ لاشیں بسا کرتی ہیں۔ یہ وہ تعلیم یافتہ، مہذب اور بڑے لوگ ہیں، جہاں والدین سے زیادہ کتوں کی قدر کی جاتی ہے۔"

اس طرح کے بے شمار واقعات ہم لوگ دیکھتے اور سنتے رہتے ہیں، جو برصغیر کے معاشرے کے ٹوٹنے اور بکھرنے کی دلیل ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ معاشرے میں جو بگاڑ آ رہا ہے اس کا اصل ذمہ دار کون ہے؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس کا ایک اہم سبب ہمارا نظام تعلیم ہے، غور کیجئے ہمارے تعلیمی اداروں میں جو تعلیم دی جاری ہے، اس کا مقصد کیا ہے؟ ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئر، بناتے وقت ہم انہیں یہی تو تعلیم دیتے ہیں کہ دولت کمانے کا آسان طریقہ کیا ہے؟ گھر سے لے کر کالج تک ہر کوئی بڑا آدمی بننے کی تعلیم دے رہا ہوتا ہے، انسان بنانے کی فکر کسی کو نہیں ہوتی، بڑا آدمی بننے کا یہی جنون انسان کو جائز و ناجائز دولت کمانے پر مجبور کرتا ہے، انسان جب زندگی کے پچیس تیس سال یہی سیکھنے اور سمجھنے میں گزار دیتا ہے تو بڑا آدمی بننے کا یہ جنون اس پر اس قدر سوار ہو چکا ہوتا ہے کہ یہی اس کا مقصد حیات بن جاتا ہے، ہر وہ رشتہ اور تعلق جو اس کی راہ میں رکاوٹ بنتا ہے، اس سے وہ دامن بچانا چاہتا ہے، دوست احباب اور عزیز و اقارب کے ساتھ وقت گزارنا اسے وقت کی بربادی دکھائی دیتا ہے، اپنے مقصد حیات کے سامنے یہ تمام رشتے اسے بونے نظر آنے لگتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اپنوں سے اس قدر کٹ چکا ہوتا ہے کہ والدین بھی اسے ایک بوجھ نظر آنے لگتے ہیں اور ان کے لئے بھی وقت نکالنا اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے، معاشرہ بھی عموماً انہی لوگوں کو عزت دیتا ہے جن کے پاس دولت ہوتی ہے، اخلاق و کردار اور حرام و حلال ہمارے لئے بے معنی ہو چکے ہیں، اگر ہمارا معیار یہی ہے تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کہ ہماری نئی نسل ترقی کی تمام بلندیوں کو چھونے میں لگی ہوئی ہے اور اگر انسانی معاشرے کے لئے اخلاق و کردار کی بھی کوئی اہمیت ہے تو ہمیں اپنے طریقہ تعلیم اور اس کا مقصد دونوں پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

نئی نسل کے بگاڑ کا دوسرا اہم سبب یہ ہے کہ ہم لوگ اپنے چھوٹوں کے سامنے اپنے کردار کا کوئی اچھا نمونہ پیش نہیں کر رہے ہیں، جب ہم ناجائز اور حرام طریقوں سے دولت حاصل کر کے گھر میں لاتے ہیں تو غیر شعوری طور پر ہم لوگ اپنی اولاد کی یہ تربیت کر رہے ہوتے ہیں کہ ہر وہ کام کرو جس میں تمہیں اپنا فائدہ نظر آتا ہے، ہر اس کام سے دور رہو جس میں کسی بھی قسم کے نقصان کا اندیشہ ہو، اب اگر ہر کام کرتے وقت صرف ذاتی نفع و نقصان کو ہی اہمیت دی جانے لگے تو اس اعتبار سے تو بوڑھے والدین کی ذمہ داری قبول کرنا فائدے کا سودا تو نہیں ہو سکتا، ہمارا خود کا کردار اگر یہی ہے کہ معاشرے کے حقوق کی ہمیں کوئی پروا نہیں ہے تو آنے والی نسل سے یہ امید کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کی پروا کرے گی، خواہ وہ اس کے والدین ہی کیوں نہ ہوں؟

کسی بھی نسل کا کوئی بگاڑ اس میں اچانک پیدا نہیں ہوا کرتا، برائی ہو یا بھلائی دونوں ایک نسل سے دوسری نسل کو وراثت میں ملا کرتی ہیں، یہ تو ہو سکتا ہے کہ آنے والی نسل ہم سے دو چار قدم آگے نکل جائے، لیکن یہ بات طے ہے کہ جس خرابی کے برے نتائج آج ہم بھگت رہے ہوتے ہیں، اس کی ابتدا پہلے ہی بھی ہو چکی ہوتی ہے، لیکن اس وقت جب برائی کی ابتدا تھی تو اس کے برے نتائج کا یا تو ہمیں پوری طرح احساس و شعور ہی نہیں تھا یا پھر ہم نے اس کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کی تھی اور اگر اصلاح کی کوئی کوشش ہوئی بھی تھی تو وہ اس قدر کمزور تھی کہ اس برائی پر قابو پانے میں ناکام ہو گئی، اس بگاڑ سے جڑا ایک اہم ترین سوال یہ بھی ہے کہ والدین کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے، یہ حق اسی مالک کائنات نے دیا ہے جو ہم سب کا رب ہے۔

فرمان نبوی اس بات پر گواہ ہے کہ "ہر بچہ نیک فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔"

یہ ہم انسان ہی ہوتے ہیں جو اسے خدا کا کافر اور نافرمان بھی بناتے ہیں اور مومن، مسلم اور مطیع و فرمانبردار بھی۔ کسی بچے کی پرورش اگر جانوروں کی طرح کی جائے گی تو جانوروں کی صفات ہی اس میں پیدا ہوں گی، جو شہوت اور پیٹ سے آگے سوچ ہی نہیں پاتے۔ اولاد کی تربیت اگر اس طرح کی جائے کہ وہ خدا کا شکر کرنے والی بن جائے تو ایسی اولاد سے ضرور توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ تمام انسانوں کے حقوق کی قدر کرنے والی ہو گی، اگر ہم خود ہی اپنے مالک و آقا کے شکر گزار نہیں ہیں تو پھر اس بات کی ضمانت بھی کوئی نہیں دے سکتا کہ ہماری اپنی اولاد بھی ہمارے حقوق کا احترام کرنے والی ہو گی۔

☆☆..........☆☆

گیمبیا سپریم کونسل کا بیان

ادارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا۔"

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ

"اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔"

"بيان المجلس الأعلى حول موقف الإسلام عن الحركة الأحمدية القاديانية۔"

قادیانی احمدی جماعت کے بارے میں اسلام کے موقف سے متعلق سپریم کونسل کا بیان

ان دعووں کے خطرناک ہونے کی وجہ سے جن کا احمدی قادیانی برملا اظہار کرتے ہیں اور اس وجہ سے کہ وہ مسلمانوں کے پختہ بنیادی عقائد کو اپنے ریڈیو اور ٹیلیوژن کے واضح اعلانات وپیغامات میں سطحی دلائل کے ذریعہ بے وقعت کرتے ہیں اور چونکہ "سپریم کونسل" گامبیا میں امن واستحکام کے لیے تمام لوگوں کے درمیان پرامن طور پر زندگی گزارنے کی خواہاں ہے، اس لیے کونسل کے ادارہ نے مسلمانوں کو مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلانے کا فیصلہ کیا ہے:

ا:......مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء ورسل علیہم السلام میں سب سے آخری ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے، اس کی دلیل سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔"

"محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن ہے رسول اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کو جاننے والا۔"

۲:......اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ثابت شدہ عقائد میں سے یہ (عقیدہ بھی) ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل کیے گئے اور نہ ان کو سولی دی گئی اور نہ ہی ان کو موت لاحق ہوئی بلکہ وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے آخری زمانے میں (دوبارہ دنیا میں) نزول فرمائیں گے۔

۳:......ہر وہ شخص جو ان حقائق اور ثابت شدہ عقائد پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے، اسی بنیاد پر گامبیا کے مسلمانوں کے اسلامی امور کی سپریم کونسل یہ اعلان کرتی ہے کہ احمدیہ جماعت مسلمانوں میں سے نہیں ہے، کیونکہ ان کا عقیدہ مذکورہ حقائق کے مخالف ہے۔

اور سپریم کونسل کا یہ فتویٰ کوئی نئی بات نہیں ہے، بلکہ اس سے پہلے بھی عالم اسلام کے مختلف ملکوں میں فتاویٰ اور قراردادیں صادر کی گئی ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

ا:- اسلامی جماعتوں کی کانفرنس جو اپریل ۱۹۷۴ء میں مکہ مکرمہ میں منعقد کی گئی تھی، اس نے صراحت کی تھی کہ احمدی جماعت غیر مسلم اقلیت ہے۔

۲:- جامعہ ازہر جمہوریہ عربیہ مصر کی مجمع البحوث الاسلامیہ کی ۱۹۸۸ء میں منعقد کی گئی کانفرنس کے اختتامی بیان میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ احمدیہ جماعت غیر اسلامی جماعت ہے۔

۳:- جمہوریہ پاکستان کے دستور میں ۱۹۷۴ء میں کی گئی آئینی ترمیم میں درج ہے کہ "جو شخص نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت پر پختہ ایمان نہیں رکھتا یا کسی بھی طرح کی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی مدعی نبوت کا اعتبار کرتا ہے (یعنی سچا سمجھتا ہے) تو وہ دستور اور قانون کے مطابق غیر مسلم ہے۔"

۴:- جنوبی افریقہ میں سپریم کورٹ کی قرارداد جسے "رابطہ عالم اسلامی" کے ترجمان اخبار "العالم الاسلامی" نے بروز پیر بتاریخ ۱/۴/۱۹۹۶ء کو شائع کیا ہے، اس کے مطابق سپریم کورٹ نے احمدی قادیانیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے اور اسلام کا نام استعمال کرنے سے منع کیا اور انہیں باطل جماعت سمجھنے کا فیصلہ صادر کیا۔

آپ کے دینی بھائی/ نظامت اعلیٰ
گیمبیا کے اسلامی امور کی سپریم کونسل

رُخِ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزمِ خیال میں، نہ دکانِ آئینہ ساز میں

☆ ☆ ☆

لا نبی بعدی ز احسانِ خدا است
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است
علامہ اقبال

سالانہ ختم نبوت کانفرنس،ضلع کرک

رپورٹ:سیف الاسلام

ضلع کرک..... ۲۳/ مارچ ۲۰۱۵ء بروز پیر بمقام تنگوڑی سرعیدگاہ ضلع کرک میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت ضلع امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا حافظ محمود الرحمن حقانی منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں تقریباً پانچ ہزار سے زائد عاشقان تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت کی۔ مقامی لوگوں کے علاوہ ضلع کرک کے اطراف سے بھی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ایک بجے دوپہر تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت استاذ القرآن قاری غلام فرید شاکر نے حاصل کی۔ ضلعی ناظم تبلیغ مولانا کرامت اللہ نے استقبالیہ پیش کیا اور ختم نبوت کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مشہور نعت خواں جاوید انور اور سعید رؤف برادران نے مشترکہ طور پر تاجدار مدینہ کی شان اقدس میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیبر پختونخوا کے مبلغ مولانا عابد کمال نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر مختصر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے بغیر کوئی بھی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے خواہ وہ مسیلمہ ہو یا مرزا غلام احمد قادیانی یا یوسف کذاب سب اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تفصیلی خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا اور کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان دونوں کے غدار ہیں۔ یہ اسلام کے علاوہ پاکستان کے کبھی بھی خیرخواہ نہیں رہے ہیں۔ انہی کی وجہ سے گورداسپور انڈیا کے پاس چلا گیا اور پاکستان مسئلہ کشمیر میں ابھی تک پھنسا ہوا ہے۔ یہ سب قادیانیوں کے کرتوت ہیں۔ قادیانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستانی ایٹمی راز امریکا کے حوالے کئے۔

قاضی صاحب نے کہا کہ مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم کی خدمات ڈھکی چھپی نہیں ہیں، جب بھی ختم نبوت کے حوالے سے کوئی مسئلہ پیش آتا ہے تو مولانا صاحب پارلیمنٹ میں اس کا بھرپور دفاع کرتے ہیں۔ قاضی صاحب کے خطاب کے بعد اسٹیج سیکریٹری مولانا عبدالرزاق نے ضلع چارسدہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے پشتو زبان کے مشہور مداح رسول حافظ فضل امین چارسدی کو دعوت دی جس نے سب سے پہلے فخر کشمیر الحاج محمد امینؒ کے عاشقانہ کلام سے لوگوں کے دلوں کو گرمادیا بعد میں پشتو زبان میں ناموس رسالت کے عنوان پر ترانہ پیش کیا۔

کانفرنس کا اختتامی بیان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخوا کے امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی نے کیا۔ مفتی صاحب نے سب سے پہلے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر مختصر بیان کیا اور کہا کہ آج بھی تحریک ختم نبوت اپنے اکابر کی طرز پر رواں دواں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھی یہ سوال کرتے ہیں کہ آئین میں قادیانیوں کو کافر قرار دے دیا گیا ہے اب اس تحریک کی کوئی ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے، اس لئے کہ آئین میں کافر قرار دیئے جانے کے بعد قادیانی اب بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور ظاہر کرتے ہیں۔ یہ لوگ آئین کو تسلیم نہیں کرتے۔ نیز مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں، جبکہ یہ تاجدار ختم نبوت کی ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں، اجرائے نبوت کے قائل ہیں اور مرزا ملعون کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں۔ لوگ دوسرا سوال یہ کرتے ہیں کہ جس جگہ قادیانی نہیں ہیں وہاں ختم نبوت تحریک کی کیا ضرورت ہے؟ جواباً عرض ہے کہ وہاں بھی ضرورت ہے، اس لئے کہ یہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے اس سے ہر ایک مسلمان کو باخبر ہونا چاہئے۔ دوسرا یہ کہ ان مسلمانوں کے بچے جب باہر یونیورسٹیوں میں جاتے ہیں تو ان یونیورسٹیوں میں قادیانی طلبا ہوتے ہیں، ان سے بچنے کے لئے ہماری نئی نسل کو عقیدہ ختم نبوت سے مکمل آگاہی ہونی چاہئے۔ بیان کے آخر میں مفتی صاحب نے حکومت کو کچھ مطالبات پیش کئے:

پہلا یہ کہ بعض یونیورسٹیوں میں قادیانی طلبا مسلمان طلبا کو دھوکا دے کر قادیانیت کی دعوت دیتے ہیں، ایسے طلبا پر یونیورسٹیوں میں نظر رکھنا چاہئے۔

دوسرا یہ کہ مشہور قادیانی نواز وکیل عاصمہ جہانگیر ہیومن رائٹس تنظیم کے چھتری تلے اقلیتوں کے حقوق کے عنوان سے قادیانیوں کو مظلوم ثابت کرنے کے لئے پروگرامات کرتی ہیں اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس کو چیلنج کررہی ہیں۔ حکومت اس پر نظر رکھے۔

تیسرا یہ کہ قادیانیوں کے ٹی وی چینل مسلم پر پابندی لگائی جائے کیونکہ قادیانی اس پر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں جو غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔

مفتی صاحب نے بیان کے آخر میں لوگوں سے قادیانیوں کی مصنوعات کی بائیکاٹ کی درخواست کی اور کہا کہ قادیانی مصنوعات کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے خرچ ہورہا ہے۔

کانفرنس کا اختتام مفتی صاحب کی پُرسوز دعا پر ہوا۔ ☆

تبصرۂ کتب

نوٹ: تبصرہ کے لئے کتاب کے دو نسخوں کا موصول ہونا ضروری ہے

مولانا محمد اعجاز مصطفی

کتاب کا نام: ’’تحفۂ دنیا و آخرت‘‘ مولف: مفتی عبداللہ ولی کاوی والا، ضخامت: ۱۴۰ صفحات، قیمت درج نہیں، ناشر: مکتبۃ الارشاد، ٹیلر ہالٹ، کراچی۔

دارالعلوم عربیہ بھروچ مقام و پوسٹ کنتھاریہ گجرات کی مشہور دینی درسگاہ ہے۔ اس کے شعبہ نشر و اشاعت نے ۵۰۰ کے قریب چھوٹی بڑی کتابیں مسلم قوم کی دینی معلومات کے لئے شائع کی ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب ’’تحفۂ دنیا و آخرت‘‘ ایک عمدہ اور انمول کتاب ہے، جس میں درود شریف، سورتیں، اسماء حسنیٰ، پند و نصیحت، عقائد و بدعات کے متعلق اور دن رات کی دعائیں وغیرہ شامل ہیں۔ کتاب کی حسن ترتیب و جامعیت اور موضوع کی اہمیت کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

کتاب کا نام: ’’دُرِّ مُرْمُر‘‘

مولف: مولانا سید محمد عبداللہ شاہ اباخیل، ضخامت: ۲۸۸ صفحات، قیمت: درج نہیں، ناشر: مکتبۃ الارشاد، ٹیلر ہالٹ، کراچی۔

زیر تبصرہ کتاب کے مولف حضرت مولانا سید محمد عبداللہ شاہ صاحب اباخیل مدظلہ حضرت مولانا سید جان محمد فاضل دیوبند نور اللہ مرقدہ کے خلیفہ ہیں اور کئی کتابوں کے مولف ہیں۔ ان کی تالیفات کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی ہر کتاب ’’دُر‘‘ بمعنی ’’موتی‘‘ سے شروع ہوتی ہے۔

مثلاً: دُرِ نایاب، دُرِ تابان، خطبات دُرِ البیان، دُرِ مکنون وغیرہ۔ اس کتاب کو مولف نے حمد و نعت کے بعد اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فوائد و برکات سے شروع کر کے اس کی انتہا ’’کبائر‘‘ پر کی ہے۔ درمیان میں وقیع و عجیب مضامین، مختلف عبرت آموز واقعات، دعاؤں کے اثرات، نفاذ شریعت کی اہمیت و برکات، اہل علم کے فضائل اور اکابر کے ارشادات وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کتاب کا کاغذ بہت اعلیٰ اور ٹائٹل دیدہ زیب ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف کی محنت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

قاضی صاحب کا دورۂ کوہاٹ

کوہاٹ.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد اپنے دو روزہ دورے پر کوہاٹ تشریف لائے۔ صوبائی امیر خیبر پختونخوا حضرت مفتی شہاب الدین پوپلزئی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کے بزرگ رہنما حاجی عنایت چاچا، صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال بھی ہمراہ تشریف لائے۔

پہلا پروگرام: غلہ منڈی کوہاٹ میں ’’تاجر کونشن‘‘ کے عنوان سے منعقد ہوا۔ جس کی صدارت معروف تاجر شخصیت الحاج منظور احمد پراچہ نے کی۔ مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے مفصل خطاب میں قادیانی مصنوعات کے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا، جس پر مارکیٹ کے صدر اور سیکریٹری نے یقین دہانی کرائی کہ انشاء اللہ! اس پوری مارکیٹ میں قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے گا اور کوئی تاجر یہاں قادیانی مصنوعات کا کاروبار نہیں کرے گا۔

دوسرا پروگرام: جامع مسجد مرتضیٰ خیل شیخان میں درس قرآن کے حوالے سے زیر صدارت مشہور علمی و روحانی شخصیت مولانا مفتی محمد مجاہد منعقد ہوا۔ دورے کے دوسرے روز یعنی ۲۵؍ مارچ کو ’’وکلاء کونشن‘‘ ڈسٹرکٹ بار کوہاٹ میں منعقد ہوا، جس میں وکلاء حضرات کی بڑی تعداد نے بھرپور شرکت کی۔ قاضی صاحب نے اپنے خطاب میں تحفظ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے لئے وکلا کی محنتوں اور قربانیوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور آئندہ بھی اس محاذ پر وکلا برادری سے سرگرم رہنے کا وعدہ لیا۔ پروگرام کے اختتام پر وکلاء میں عقیدۂ ختم نبوت کا لٹریچر اور قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے کی کاپیاں تقسیم کی گئیں۔

دورے کا آخری پروگرام: مدرسہ مفید الایمان ٹپی میں ’’طلبا کونشن‘‘ منعقد ہوا۔ جس میں دینی مدارس کے طلبا نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور قاضی صاحب کے مدلل اور شگفتہ بیان سے مستفید ہوئے۔ تمام پروگرامات کو کامیاب بنانے کے لئے مجلس ختم نبوت کوہاٹ کے کارکنان محمد علی، آصف و عاطف، وسیم، شامی، مزمل، عرفان، نعمان، ذیشان، خالد، قاسم اور انصار گل نے دن رات محنت کی اور قاضی صاحب کے دورہ کو کامیاب بنایا۔

بنگلہ دیش میں ایک اور اسلام مخالف بلاگر قتل

ڈھاکہ (امت نیوز) بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں ایک اور اسلام مخالف بلاگر کو چھریوں کے وار کر کے قتل کر دیا گیا۔ مقامی پولیس چیف وحید الاسلام نے بتایا کہ ۲۷ سالہ واشق الرحمٰن کو پیر کی صبح نواحی علاقے تکھیری میں نشانہ بنایا گیا۔ جائے وقوعہ سے ۳ چھرے ملے ہیں اور پولیس نے ۲ مشتبہ افراد کو بھی حراست میں لے لیا، جب کہ ایک فرار ہو گیا۔ مقتول کے رشتہ داروں نے ڈھاکہ میڈیکل کالج اسپتال میں موجود صحافیوں کو بتایا کہ بابو نے ابھی حال ہی میں اپنی تعلیم مکمل کر کے ٹریول ایجنسی میں نوکری شروع کی تھی، لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ وہ بلاگز لکھتا تھا۔ مقامی میڈیا کا کہنا ہے کہ بابو کے فیس بک پیج پر ایک لائن لکھی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ۲۶ فروری کو مارے جانے والے اسلام مخالف بنگلہ دیشی نژاد امریکی بلاگر اوجیت رائے کا پیروکار تھا۔ (روزنامہ امت کراچی، ۳۱ مارچ ۲۰۱۵ء)

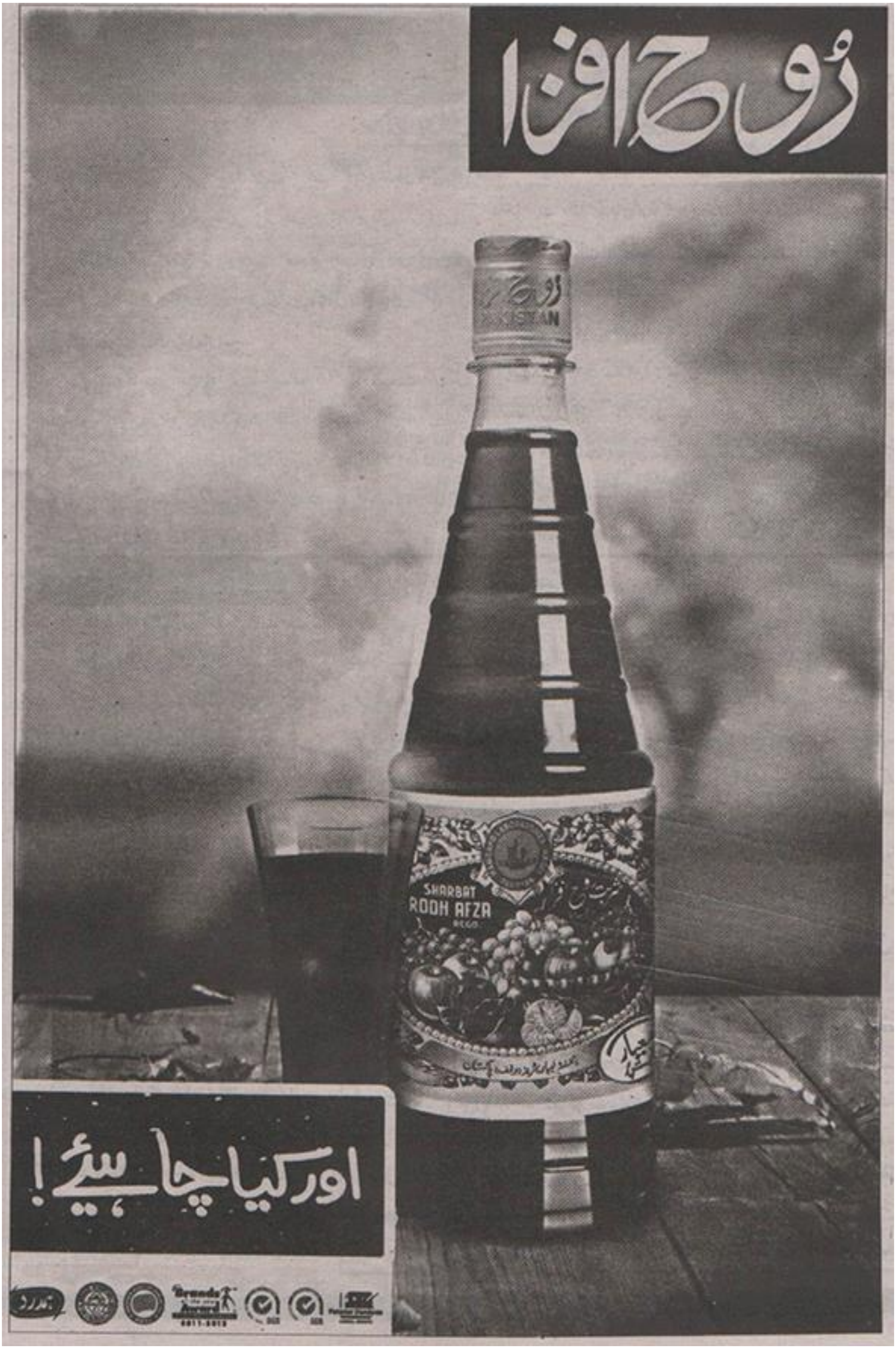
رُوح افزا
PAKISTAN
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
اور کیا چاہیئے!

تحریکِ ختم نبوت..... آغاز سے کامیابی تک

قسط:۲۵

مسعود ساحر

اٹارنی جنرل: ”یعنی نبی بن گئے۔“

مرزا مسعود بیگ: ”زیادہ مناسب تو یہ ہے کہ کسی کے معتقدات کے بارے میں براہ راست سوال ان سے ہونا چاہئے۔“

اٹارنی جنرل: ”یہ کسی کی ذات کے معاملے میں دخل نہیں، ساری ملت کا سوال ہے۔“

گواہ: ”کسی کے معتقدات میں ہاتھ ڈالنا بالکل غلط مؤقف ہے۔“

اٹارنی جنرل: ”پھر آپ کسی مسلمان کو مرزائی ہونے کی دعوت کیوں دیتے ہیں؟“

گواہ: ”وہ تو دعوت ہے۔“

اٹارنی جنرل: ”ہم بھی آپ کو دعوت دیتے ہیں؟“

گواہ: ”یہ اچھی دعوت ہے۔“

اٹارنی جنرل: ”میں یہ نہیں کہہ رہا کہ آپ ان کو کافر قرار دیں یا نہ دیں، سوال یہ ہے کہ نبی کی جو تاویل ربوہ والے کرتے ہیں، آپ اس کے خلاف ہیں تو آپ کی نظروں میں وہ مسلمان ہیں یا نہیں؟“

گواہ: ”بدنصیبی ہوگی کہ ہم ان سے پوچھے بغیر ان کے معتقدات کا فیصلہ کریں۔“

اٹارنی جنرل: ”ان سے پوچھ لیا آپ بھی فرمادیں؟“

گواہ: ”جو انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔“

اٹارنی جنرل: ”وہ تو کہتے ہیں، جو مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے؟“

گواہ: ”کہتے ہیں تو ان کی مرضی۔“

اٹارنی جنرل: ”آپ بتائیں کہ پارسی کافر ہیں یا نہیں؟ آپ کہیں گے نہیں، سب پاکستانی ہیں؟“ گواہ: ”نہیں میں ان کے معتقدات دیکھوں گا۔“

اٹارنی جنرل: ”آپ ان کے معتقدات میں دخل دیں گے؟“

گواہ: ”ان کے معتقدات ان سے پوچھیں۔“

(ایوان قہقہوں سے گونج اٹھا)

اٹارنی جنرل: ”معتقدات پوچھ کر فیصلہ کرسکتے ہیں؟“

گواہ: ”پھر آپ فیصلہ کیجئے!“

اٹارنی جنرل: ”مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کی کتابوں میں موجود ہے؟“

گواہ: ”حقیقی معنی میں نہیں۔ ایک اصلی شیر ہوتا ہے، ایک بہادر آدمی کو بھی شیر کہتے ہیں۔“ اٹارنی جنرل: ”ایک نقلی شیر ہے، مگر مرزا کے ماننے والے کہتے ہیں کہ یہ اصل تھا، اس میں ساری خوبیاں موجود تھیں؟“

گواہ: ”دیکھنا ہوگا کہ موجود تھیں۔“

اٹارنی جنرل: ”تو اصل اور نقل کو پرکھنے کی اجازت ہوگئی۔“

گواہ: ”آپ کی مرضی جو شریعت لائے، وہ حقیقی نبی جو شریعت نہ لائے، وہ نبی نہیں۔“

اٹارنی جنرل: ”حضرت عیسیٰ شریعت نہیں لائے، وہ دین موسوی کے پابند تھے، خود مرزا نے لکھا ہے، پھر وہ شرعی نبی نہ ہوئے؟“

گواہ: ”جی ایسے ہوگا۔“

اٹارنی جنرل: ”تو پھر مرزا غلام احمد بھی عیسیٰ علیہ السلام کی طرح غیر شرعی نبی ہوئے؟“

گواہ: ”میں نے کب کہا کہ مرزا نبی تھے۔“

اٹارنی جنرل: ”وحی نبوت آسکتی ہے؟“

گواہ: ”وحی نبوت بالکل نہیں آسکتی۔“

اٹارنی جنرل: ”ایک شخص کہے کہ مجھے وحی نبوت آتی ہے تو وہ؟“

گواہ: ”وہ تو بالکل مدعی نبوت بن جائے گا۔“

اٹارنی جنرل: ”مرزا نے کہا کہ مجھے سابق دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح وحی آتی ہے۔“

گواہ: ”مجھے سوچنا پڑے گا کہ ایسے کیوں اور کب ہوا۔“

اٹارنی جنرل: ”اگر مرزا نے دعویٰ نبوت نہیں کیا تو مسلمان اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟“

گواہ: ”مخالفت نہیں ہوئی۔“

اٹارنی جنرل: ”مرزا غلام احمد انگریز کے زمانے میں دہلی، امرتسر، لاہور اور سیالکوٹ جہاں گئے، پولیس ہوتی تھی، مرزا محمود نے لکھا کہ جہاں یورپین پولیس نہ ہوتی، وہاں ہمیں بڑی مشکل ہوتی، مرزا نے مخالفت کرنے والوں کے خلاف کتابیں لکھیں، خوب بھڑاس نکالی، پھر دنیا بھر کے علماء نے اس کے خلاف فتوے دیئے، محض محدث کی بات ہوتی تو مخالفت نہ ہوتی، آپ مرزا کے مخالفین کو مسلمان نہیں سمجھتے؟“

گواہ: ”نہیں جناب ایسے نہیں ہے، مجھے کچھ یاد نہیں کہ مجھے کہنا کیا چاہئے نہیں میں کہنا چاہتا تھا کہ مرزا بشیر الدین محمود کی بات ہم پر حجت نہیں، اس نے مخالفت میں لکھا جو ممکن ہے کہ صحیح نہ ہو۔“

اٹارنی جنرل: "ممکن ہے صحیح ہو؟" گواہ: "کیسے؟"

اٹارنی جنرل: "وہ ایسے کہ مرزا قادیانی کا لڑکا ہر جگہ اس کے ساتھ جاتا تھا، اس کا بیان ہے کہ میرا باپ جہاں جاتا تھا، لوگ اسے گالیاں دیتے تھے؟"

گواہ: "اس وقت مرزا محمود کی عمر کیا تھی؟"

اٹارنی جنرل: "یہی انیس سال؟"

گواہ: "گویا وہ انیس سال کے نابالغ بچے تھے۔"

(ایوان میں قہقہوں کا شور)

اٹارنی جنرل: "آپ تسلیم کرتے ہیں کہ عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کی مرزا نے مخالفت کی، خود کو اسلام کا خادم بتایا، پھر کیا ہوا کہ یہ ہیرو مسلمانوں کے نزدیک زیرو ہوگیا؟"

گواہ: "مرزا نے بعض جگہ اپنے آپ کو نبی کہہ دیا تو اس پر کیا کہیں گے؟"

اٹارنی جنرل: "تو دعویٰ نبوت کیا۔" گواہ: "ظاہری طور پر۔"

اٹارنی جنرل: "حقیقت میں وہ شیر نہ تھے، یعنی نقلی شیر تھے۔"

پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والے مرزا غلام احمد ملعون کے جانشینوں پر جرح اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ عوام کے منتخب نمائندے جن میں ہر مسلک کے علمائے کرام، جدید علوم سے بجے سنورے دماغ، قانون و آئین کے ماہرین اور سیاسی جماعتوں کے نمایاں افراد شامل ہیں، سوالات کے ذریعے مرزا غلام احمد کے جانشینوں سے ان کے اصل عقائد کا اقرار کرانے میں لگے ہیں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ ارکان اسمبلی اپنے سوالات تحریری صورت میں اٹارنی جنرل کے حوالے کرتے ہیں، اٹارنی جنرل محترم یحییٰ بختیار سوال کرتے ہیں اور جوابات میں مرزا کے جانشین جو ابہام پیدا کرتے ہیں، اسے دور کرنے کی خاطر مختلف سوالات اٹھاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد اور اس کے ماننے والوں کے باطل عقائد کے بارے میں مسلم امہ اور مسلمان ملک کی منتخب پارلیمنٹ کے ارکان کسی تشکیک کا شکار نہیں۔ ان کا نظریہ، عقیدہ اور مؤقف واضح اور دوٹوک ہے۔ تاہم انصاف کے تقاضوں کے پیش نظر یہ اہتمام کیا ہے کہ ربوہ سے تعلق رکھنے والے قادیانیوں کے سربراہ، جس کا تعلق مرزا غلام احمد کی نسل سے ہے یا قادیانیوں کا وہ گروپ جو بوجوہ لاہوری گروپ کے نام سے اپنی شناخت رکھتا ہے، اس کے کرتا دھرتا ایک طویل مباحثہ کے بعد خود یہ اقرار کریں کہ وہ مسلمانوں کے برعکس ایک مذہب کے موجد کو "نبی" مانتے ہیں اور سرکار دو عالمؐ کے خاتم النبیین ہونے پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہٰذا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ ہر چند کہ دونوں گروہوں کے سرکردہ لوگ مکر و فریب اور لفظوں کے گورکھ دھندے سے انکار و اقرار کے ہزار حربے آزماتے نظر آتے ہیں۔ تاہم صاحب علم پارلیمنٹرین اپنے علم و ایمان کی پختگی کے ذریعے دھیرے دھیرے اس مقام تک لے آئے ہیں، جہاں جہل مرکب پوری طرح عیاں ہوگیا۔ ایک اور بات جو اس بحث میں سامنے آتی ہے، وہ یہ کہ ربوہ اور لاہور کے قادیانیوں میں عقیدے اور مرزا غلام احمد کے مقام کے حوالے سے کوئی اختلاف سرے سے ہے ہی نہیں۔ یہ ان دونوں گروہوں کے مابین سیاسی اقتدار کی لڑائی ہے۔ مرزا غلام احمد کے آنجہانی ہونے کے بعد حکیم نور الدین کی زندگی اور جانشینی تک عقیدے کا کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ لاہوری گروہ کے محمد علی، مرزا مسعود بیگ اور حکیم نور الدین کے بیٹے عبد المنان عمر مرزا غلام احمد کے تمام دعوؤں کو دل سے تسلیم کرتے تھے اور حکیم نور الدین سے اختلاف نہیں تھا، البتہ نور الدین کے آنجہانی ہونے کے بعد جب جانشینی کا موقع آیا تو مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود نے زور زبردستی اور بعض بزرگوں کے نزدیک دھاندلی سے اس منصب کے تمام حریفوں کو ناک آؤٹ کردیا۔ سو لاہوری گروہ وجود میں آیا، فرق بس اتنا سا ہے، ایک بازو کو گردن سے گھما کر ناک پکڑتا ہے، دوسرا کسی تکلف کے بغیر عقیدے کی ناک تھامے ہوئے ہے۔

لاہوری گروپ کے صدر، صدر الدین اور سیکریٹری مرزا مسعود بیگ کے بعد کمیٹی کے سامنے ایک اور گواہ پیش ہوا جو اپنا تعلق لاہوری گروپ سے بتاتا ہے۔ عبد المنان عمر نامی یہ شخص حکیم نور الدین کا بیٹا ہے۔

عبد المنان عمر: "خاکسار کو عبد المنان عمر کہتے ہیں۔ حکیم نور الدین کا لڑکا ہوں۔ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا۔ پھر علی گڑھ چلا گیا۔ 1957ء میں ہارورڈ یونیورسٹی کے سیمینار میں پاکستان کی نمائندگی کی، پاکستانی وفد کے تین ارکان میں سے ایک میں تھا۔"

چوہدری جہانگیر علی: "حکیم نور الدین سے مراد خلیفہ قادیان ہے؟"

گواہ: "جی ہاں!"

چوہدری جہانگیر علی: "اچھا آپ بھی لاہوری ہیں؟"

مولانا مصطفی الازہری: "سیمینار میں سر ظفر اللہ نے بھیجا ہوگا؟"

مولانا عبدالحق: "یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں قتل مرتد کا حکم نہیں ہے۔ امام بخاریؒ نے قرآن مجید کی آیت کریمہ سے استدلال کیا کہ آیت قتل مرتد کے لیے ہے۔ امام بخاریؒ کی تحقیق معتبر ہے یا ان کی؟"

چیئرمین نے اس موقع پر اجلاس ۲۸/ اگست تک ملتوی کردیا۔

۲۸/ اگست ۱۹۷۴ء:

اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار: "صاحبزادہ صاحب! کئی دنوں سے بحث ہو رہی ہے۔ پہلے گواہوں کی تضاد بیانی سے معاملہ الجھ گیا ہے۔ آپ

اپنی گواہی میں ان امور کی وضاحت کریں تو بہت اچھا ہوگا۔ مثلاً حضرت عیسیٰ کی کیا پوزیشن تھی؟ وہ شرعی نبی ہیں یا غیر شرعی نبی ہیں؟"

گواہ: "حضرت عیسیٰ کو کتاب دی گئی اور حضرت موسیٰ کی پیروی کے بغیر یعنی براہ راست نبی تھے، لیکن اصطلاحی طور پر ان کو ایک کامل جدید شریعت دی گئی ہو، ہم ان کو ایسا نبی نہیں سمجھتے۔"

اٹارنی جنرل: "گویا وہ غیر شرعی نبی ہیں، مگر اس کے علاوہ ان کو یہ اختیار بھی دیا گیا تھا کہ وہ کچھ تبدیلیاں کریں شریعت موسیٰ میں؟"

گواہ: "جی ہاں۔"

اٹارنی جنرل: "غیر شرعی ہونے کے بعد حضرت موسیٰ کی شریعت میں ترمیم یا منسوخ یا اضافہ کرنے کا ان کو حق تھا؟"

گواہ: "جی ہاں۔"

اٹارنی جنرل: "میں اب نبی کے بجائے محدث کا لفظ استعمال کروں گا۔ ایک شخص جسے نبیوں جیسی وحی ہوتی ہو اور وہ وحی پاک ہو قرآن کی طرح، وہ ایسے احکامات جاری کرے۔ آپ ان احکامات کو منظور کریں گے یا نہیں؟"

گواہ: "یہ ایک علیحدہ بحث ہے۔ توضیح وتشریح کا حق اس کو حاصل ہے، یہ ایسا حق ہے، جسے تمام بزرگوں نے تسلیم کیا ہے۔"

اٹارنی جنرل: "گویا ایک طرف امت کے تمام بزرگ اور ایک طرف مرزا...... تو آپ مرزا کی اس بات کو بہتر سمجھیں گے کہ یہی تشریح صحیح ہے؟"

گواہ: "یعنی چودہ سو سال کے بزرگ ایک طرف، مرزا ایک طرف تو ایسا واقعہ سرے سے نہیں ہوا۔"

اٹارنی جنرل: "یہ تھیوریٹیکل کوئچن ہے، یعنی میرے نزدیک مفروضہ ہے، اگر ایسا ہو تو آپ کی پوزیشن کیا ہوگی؟"

گواہ: "بہرحال مرزا صاحب کی رائے کو ترجیح دیں گے۔"

اٹارنی جنرل: "اب تمام امت نے 'لَا نَبِیَّ بَعْدِی' کا ترجمہ کیا کہ 'آپ کے بعد کوئی نبی نہیں' مگر مرزا کہتے ہیں کہ میں ہوں؟"

گواہ: "وہ تو استعارے کے رنگ میں کہا۔"

اٹارنی جنرل: "میں شاعری کی بات نہیں کر رہا، آپ بتائیں 'لَا نَبِیَّ بَعْدِی' کا کیا معنی ہے؟"

گواہ: "نبی دو معنی میں استعمال ہوا ہے۔"

اٹارنی جنرل: "حضور علیہ السلام کی مراد کون سا معنی ہے؟"

گواہ: "یہ حدیث میں واضح نہیں ہے۔"

(جاری ہے)

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

فیصل

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجونِ قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزا کا کسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پرکیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھا	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دار چینی	اکر	الائچی خورد	بیج کاکنج	مغز فندق
ورق طلاء	لونگ	ماہی	الائچی کلاں	مشک بید	
ورق نقرہ	گوند کیکر	بوزمو سے	زرنبیل	بالچھڑ	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	دار کنواری	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

33 اجزاء

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری
0314-3085577

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔

قیمت 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔

وزن 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خرفہ
آب بہی	آب لیموں	تخم کشوث	بہمن سفید	گاؤزبان
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	درونج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	عود ہندی	مغز تربوز
گل منڈی	الائچی خورد	گاؤزبان	بہمن سرخ	

فیصل FOODS ستارہ لائنز ڈی گراؤنڈ سپلائرز کالونی فیصل آباد

لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ ۔ مسلم کالونی چناب نگر میں

34 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے انشاءاللہ

بتاریخ
23 مئی 2015 تا 15 جون 2015
بمطابق
4 شعبان 1436ھ تا 27 شعبان 1436ھ

زیرِ سرپرستی
استاذ المحدثین حضرت مولانا ڈاکٹر
عبدالرزاق اسکندر صاحب
دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوۃ

✦ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✦ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✦ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✦ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ
مولانا عزیز الرحمن ثانی
0300-4304277
مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670